ماہنامہ

مجلة "المصباح" ملحق مجلة "البشرى" (باللغة الأردوية)

مصباح

شمارہ:41 جون ۲۰۱۲ء بمطابق رجب،شعبان ۱۴۳۳ھ



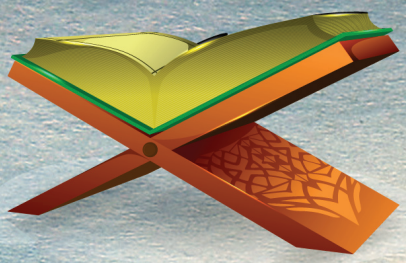
موسم گرما کی تعطیل اور سمر کورسیز کی اہمیت

کھیتوں کو دے لو پانی اب بہہ رہی ہیں ندیاں

IPC
لجنة التعريف بالإسلام
ISLAM PRESENTATION COMMITTEE
جمعية النجاة الخيرية

جمعية النجاة الخيرية

JUNE.indd 1 6/25/12 5:44 PM



"مسلمان ہندو ہو گئے ہیں"

"سر ! یہ چھٹی کا فارم تو بھر دیں۔" وجے کمار نے 'لیو فارم' میری ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا۔

وجے کو بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے میں نے اپنی زیرِ تکمیل دستاویز محفوظ کی اور 'لیو فارم' کے مندرجات پُر کرنے لگا۔ وجے میرے دفتر میں بطور خاکروب کام کرتا ہے اور اپنے لکھت پڑھت کے کام مجھ سے ہی کرواتا ہے۔ اسی لیے مجھے اس کا نام، ایمپلائی کوڈ اور دیگر تفصیلات ازبر سی ہو گئی ہیں۔

"کیوں چُھٹی چاھیے ؟"۔ فارم میں چھٹی کی وجہ کے خانے تک پہنچ کر میں نے وجے سے پوچھا۔

"سر ! وہ رشتہ داروں کے ھاں جانا ھے، سوئم میں۔ کسی کا انتقال ھو گیا تھا"۔ وجے نے سوچتے ہوئے بتایا۔

"اچھا! تمھارے ھاں بھی سوئم ھوتا ھے ؟" مجھے بڑی حیرت ہوئی۔

"ھاں سر! سوئم تو ھوتا ھے، کوئی مر جائے تو اس کے تیسرے دن۔"

"ہمم ! اچھا کیا چالیسواں بھی ہوتا ہے؟" میں نے پُر خیال انداز میں پوچھا۔

"جی سر ! چالیسواں بھی ہوتا ہے اور سال مکمل ہونے پر برسی بھی ہوتی ہے۔" اُس نے تفصیل سے بتایا تو مجھے بڑی حیرت ہوئی۔ خوشگوار حیرت۔۔۔!

"بھائی! آپ کو پتہ ھے وجے کمار مسلمان ھو گیا ھے۔" میں سب کو خوشی خوشی بتا رھا تھا۔

"وجے کمار مسلمان ھو گیا ھے " میں نے جمال صاحب کو بھی نوید سُنائی۔ سب میری بات پر خوش بھی ھو رھے تھے اور حیران بھی۔

اچانک کسی نے مجھے کندھے سے پکڑ کر جھنجوڑ دیا۔ دیکھا تو خالد صاحب تھے۔

"یہ تم سب سے کیا کہتے پھر رہے ہو، وجے مسلمان ہو گیا ہے" خالد صاحب نے میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پوچھا۔

"جی ! خالد صاحب، میں صحیح کہہ رہا ہوں۔ وجے کمار سے آج ہی میری بات ہوئی ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ وہ اور اُس کا خاندان ہماری ہی طرح، مرنے والوں کا سوئم بھی کرتے ہیں، چالیسواں بھی اور برسی بھی۔ اور کیسے ہوتے ہیں مسلمان؟"

خالد صاحب نے مجھے عجیب سی نظر سے دیکھا اور کہا:

"ارے بے وقوف! وجے کمار مسلمان نہیں ھوا۔ مسلمان ھندو ھوگئے ھیں"

اُن کے لہجے کا غصّہ اب تاسُف کا روپ دھار چکا تھا اور اُن کی آنکھیں اپنے پیروں کے پاس فرش پر گڑھی ہوئی تھیں۔ میں اب تک ششدر کھڑا اُن کا منہ تک رہا تھا

(محمد احمد)

مصباح
ماہنامہ

شمارہ:41 جون ۲۰۱۲ء بمطابق رجب،شعبان ۱۴۳۳ھ

سرپرست اعلی
محمد اسماعیل الأنصاری

نگران عمومی
خالد عبداللہ السبع

ایڈیٹر
صفات عالم محمد زبیر تیمی

معاون ایڈیٹر
اعجاز الدین عمری

IPC
لجنة التعريف بالإسلام
ISLAM PRESENTATION COMMITTEE
جمعية النجاة الخيرية

رابطہ کا پتہ

پوسٹ بکس نمبر: 1613 صفاۃ 13017 کویت

فاکس : 22400057

فون نمبر : 22444117 EXT. 104,160

ایمیل : safatalam12@yahoo.co.in

ویب سائٹ: www.misbahmagazine.com

ہاٹ لائن رابطہ
97266691

ناشر
لجنۃ التعریف بالاسلام (IPC) کویت

مؤسسة زخرف للدعاية والإعلان
Zukhruf Advertising Agency
www.zukhruf.net

اس شمارے میں

کالمز	مضامین	قلمکاران	صفحہ
تجلیات	موسم گرما کی تعطیل اور سمر کورسیز کی اہمیت	صفات عالم محمد زبیر تیمی	2
صدائے عرش	رسول کا فیصلہ حرف آخر ہے	اسلام الدین عبدالحکیم ریاضی	3
آئینۂ رسالت	غیبت کی مجلس	شیخ مقصود الحسن فیضی	3
استقبالِ رمضان	کھیتوں کو دے لو پانی اب بہہ رہی ہیں ندیاں	سید عبدالسلام عمری	4
تربیت وتزکیہ	کبیرہ گناہ کیا ہیں؟	مولانا محمد انور محمد قاسم سلفی	6
نسخۂ سعادت	خوشگوار زندگی کے راہنما اصول	ڈاکٹر حافظ محمد اسحاق زاہد	7
روبرو	مولانا یوسف جمیل سے ایک ملاقات	محمد خالد اعظمی	8
نکہت گل	زخمِ جگر کی باتیں.....	اعجاز الدین عمری	10
آداب وحقوق	اولاد کے حقوق	احتشام الحق سلفی	13
فقہ وفتاوی	آپ کے مسائل اور ان کا حل	شیخ محمد صالح المنجد	14
نوید سحر	حمیتِ دین	اسلامک ایجوکیشن کمیٹی	15
باغیچۂ اطفال	سنئے! آپ کا بچہ آپ سے کیا چاہتا ہے؟	اشتیاق احمد	16
مسابقۂ قرآن	حفظِ قرآن کا گیارہواں انعامی مقابلہ 2012	ادارہ	17
خبر ونظر	عالم اسلام کی خبریں	محمد خالد اعظمی	19
دینی سرگرمیاں	مسلم کمیونٹیز کی دینی ودعوتی سرگرمیاں	ادارہ	20

عزیز قاری!

جون کا تازہ شمارہ لیے ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہیں، یہ رسالہ دیار غیر میں تقریباً چار سالوں سے آپ کے دینی ذوق کی تسکین کا سامان فراہم کر رہا ہے، ہماری ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ ہم آپ کی خدمت میں رسالہ کو صوری ومعنوی ہر اعتبار سے بہتر سے بہتر بنا کر پیش کریں، ہم اس کوشش میں کس حد تک کامیاب ہیں فیصلہ آپ کے ہاتھوں میں ہے، ہمیں آپ کے مفید مشوروں، قیمتی تجاویز اور نیک خواہشات کا ہمیشہ انتظار رہتا ہے۔ تو لیجئے رسالہ پڑھئے اور اپنے گرانقدر تاثرات سے ہمیں ضرور آگاہ کیجئے.....

والسلام
ایڈیٹر

سنفرأ في عز العدد

☆كلمة العدد(الاجازه الصيفية وتربية الأجيال الناشئة) ☆ قبس من القرآن الكريم (لا تقدموا بين يدى الله ورسوله) ☆ قبس من الأحاديث النبوية (مجالس الغيبة) ☆ أسق بذور الايمان حتى تثمر في رمضان ☆ ماهي الكبائر؟(الجزء الأخير) ☆أصول وقواعد الحياة السعيدة (الجزء الثالث) ☆ حقوق الأولاد ☆ ماذا يريد الأطفال منك أيها المربى (الجزء الأخير) ☆حوار مع الداعية الشاعر يوسف جميل ☆أوراق ذهبية ☆صوت الفجر ☆ مسابقة الرهيماني الحادية عشر لحفظ القرآن الكريم للجاليات المسلمة غير العربية ☆ أنشطة الجاليات المسلمة .

JUNE.indd 1 6/25/12 5:44 PM

موسم گرما کی تعطیل اور سمر کورسیز کی اہمیت

ابھی ہم موسم گرما کی تعطیل سے گزر رہے ہیں، گوکہ ہم میں سے اکثر لوگوں کے معمولاتِ زندگی اس سے متاثر نہ ہوئے ہوں گے مگر اتنا تو ضرور ہے کہ ہمارے بچے چھٹیاں منا رہے ہیں، تعطیل کے ایام میں بچے درسگاہوں سے دور ہوجاتے ہیں اور ان کے سارے اوقات گھر پر گزرتے ہیں، اس مناسبت سے بچوں کی نگرانی کی ساری ذمہ داری والدین کے سر آجاتی ہے۔ اکثر بچے اپنی چھٹیوں کو کھیل کود میں ضائع کردیتے ہیں، کتنے انٹرنیٹ کیفوں میں وقت گزاری کرتے ہیں، کتنے ٹیلیویژن چینل کے دیوانے بن جاتے ہیں، کتنے بُرے دوستوں کی صحبت اختیار کرلیتے ہیں، اس طرح تعطیل ان کے لیے ذہنی تفریح کا سبب بننے کی بجائے وبالِ جان بن جاتی ہے۔

دوسرے ناحیہ سے جب ہم عصری تعلیمی اداروں کے نصاب تعلیم پر غور کرتے ہیں تو کلیجہ منہ کو آتا ہے، ہمارے بچوں کو جو نصاب پڑھایا جاتا ہے اس میں مادیت کو سب کچھ گردانا گیا ہے، اسے پڑھ کر بچہ یہی سیکھتا ہے کہ دنیا کماؤ چاہے جیسے بھی ہو، آج مسلمانوں کے اندر تعلیمی شعور ضرور پیدا ہوا ہے، اپنے بچوں اور بچیوں کو اعلی سے اعلی تعلیم دلا رہے ہیں، لیکن یہ بھی ایک تلخ حقیقت ہے کہ اعلی تعلیم کے ذوق نے مسلم معاشرے کو شریعت سے بیگانہ کردیا ہے، مخلوط تعلیم نے ایسی فحاشی اور عریانیت پھیلائی ہے کہ ہماری مسلم لڑکیاں اپنی پہچان کھونے لگی ہیں، کتنی مسلم لڑکیاں غیر مسلم لڑکوں سے شادیاں کررہی ہیں، اور میڈیا کے سامنے بڑے طمطراق سے اسے اپنا حق باور کراتی ہیں، کتنے مسلم بچے رواداری اور روشن خیالی کے نام پر ٹویٹر، فیس بک اور بلوگز پر اسلام کے تئیں معذرت خواہانہ رویہ اپنا رہے ہیں اور کچھ تو صراحت کے ساتھ اسلامی تعلیمات کو ہدف تنقید بناتے ہیں۔ قتل اولاد کا یہ وہ مہذب طریقہ ہے جس پر آج والدین شرمندہ نہیں بلکہ فخر محسوس کررہے ہیں، اکبر الہ آبادی نے اسی دور کی ترجمانی کی تھی ؎

یوں قتل سے بچوں کے وہ بدنام نہ ہوتا　　افسوس کہ فرعون کو کالج کی نہ سوجھی

جی ہاں! یہ قتل ہی ہے جس پر فخر کیا جارہا ہے، لیکن یہ کوئی جسمانی قتل نہیں ہے بلکہ روحانی قتل ہے، ایمان وعقیدہ کا قتل ہے۔ پہلے مسلمانوں کے اندر اپنے بچوں کو مکاتب ومدارس میں دینی تعلیم دلانے کا ذوق بھی تھا جس کی وجہ سے کم از کم بچے بچپن میں دین کے مبادیات سے آگاہ ہوجاتے تھے لیکن اب انگلش میڈیم سکولوں کے عام ہونے کی وجہ سے بچے اللہ اور رسول کا نام تک نہیں جان پاتے، وہاں مخلوط تعلیم کا رواج ہوتا ہے، وہاں بے حجابی اور بے پردگی کو تہذیب کا نام دیا جاتا ہے، وہاں پردہ کو رجعت پسندی کی علامت سمجھا جاتا ہے، وہاں اسلامی تہذیب کی تضحیک کی جاتی ہے، ایسے ماحول میں جب ہمارے بچے پڑھیں گے تو ظاہر ہے اسی تہذیب کے دلدادہ بنیں گے، اسی ماحول کا گن گائیں گے، اسلام مخالف بولیاں ہی بولیں گے ؎

ہم سمجھتے تھے کہ لائے گی فراغت تعلیم　　کیا خبر تھی کہ چلا آئے گا الحاد بھی ساتھ

یاد رکھیں! بچے ہماری امانت ہیں، اور کل قیامت کے دن ان کے تئیں ہم سے باز پرس ہونے والی ہے۔ اگر اس سمت میں غفلت برتی گئی تو نتائج بڑے خطرناک ظاہر ہوں گے، ہمارے معاشرے میں کتنے سلمان رشدی اور تسلیمہ نسرین پیدا ہوسکتے ہیں۔ آخر اس علم سے کیا فائدہ جس سے انسان عارضی دنیا تو کمالے، لیکن خالق حقیقی کا عرفان نہ حاصل کرسکے، اس علم کا کیا حاصل جس سے مسلم معاشرہ میں لادینیت پھیلے، ہماری باتوں سے کوئی یہ نتیجہ نہ نکالے کہ ہم عصری تعلیم کے مخالف ہیں، نہیں، بلکہ ہم عصری تعلیم کی ہمت افزائی کرتے ہیں، آج مسلمانوں میں ڈاکٹرس، انجینیرس اور سائنسدانوں کی بیحد ضرورت ہے، اور اگر اللہ پاک نے ہمیں مالی وسعت دے رکھی ہے تو ہم اپنے بچوں کو اعلی سے اعلی تعلیم دلائیں، لیکن دین کو نظر انداز کرکے نہیں .....اس مناسبت سے قوم کے سربرآوردہ اشخاص کے نام ہمارا پیغام ہوگا کہ جس طرح ارباب مدارس بچوں اور بچیوں کی دینی تعلیم کے لیے الگ ادارے قائم کررہے ہیں اسی طرح بچے اور بچیوں کی عصری تعلیم کے لیے بھی الگ الگ ادارے قائم کئے جائیں جن میں دینی ماحول فراہم کیا گیا ہو، الحمدللہ بعض مقامات پر اس قبیل کی کوششیں ہورہی ہیں، جن کے نتائج نہایت حوصلہ افزا ہیں، ایسے اداروں کی ملک کے کونے کونے میں ضرورت ہے، اور یہ کام ہماری فوری توجہ کا مستحق ہے۔

اسی کے ساتھ ہمیں اس حقیقت کا بھی اعتراف کرنا پڑے گا کہ آج کے اس دور میں جدید ٹکنالوجی کی بدولت دنیا ایک گھر کی شکل اختیار کرچکی ہے، ایسے حالات میں مغربی تہذیب کے اثرات سے ہم اپنے بچوں کو بالکلیہ نہیں بچاسکتے، الکٹرونک میڈیا کے اپنے اثرات ہیں، ماحول کے اپنے اثرات ہیں، درسگاہوں کے اپنے اثرات ہیں اور نصاب تعلیم کے اپنے اثرات ہیں۔ اس لیے موسم گرما کی تعطیل تربیت کے ناحیہ سے بڑی اہمیت رکھتی ہے، بالخصوص وہ بچے جو عصری تعلیمی اداروں میں زیر تعلیم ہیں ان کی دینی تربیت کے لیے سنہری فرصت ہے، اس لیے والدین کی بڑی ذمہ داری ہے کہ بچوں کی تعطیل کو ان کی دینی تربیت کے لیے کارآمد بنائیں۔ گھر میں دینی ماحول ہو، ٹیلیویژن اور انٹرنیٹ کا استعمال سرپرست کی نگرانی میں ہو، دینی محفلوں اور دروس میں بچوں کو شریک کریں، مساجد کے ائمہ وخطباء کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس مناسبت سے لوگوں کی صحیح رہنمائی کریں، مسلم کمیونٹیز اور سماج کے سربرآوردہ لوگوں کی ذمہ داری ہے کہ بچوں کے لیے سمر کیمپ کا اہتمام کریں جس میں بچوں کے لیے دینی تربیت کے ساتھ ذہنی وفکری تفریح کا سامان فراہم کیا گیا ہو۔

الحمدللہ کویت میں مختلف دینی کمیٹیاں دینی ماحول میں سمر کیمپ کا اہتمام کرتی ہیں، بچوں کے سرپرست کو چاہیے کہ اپنے بچوں کو ایسے کیمپ سے استفادہ کرنے کا بھرپور موقع فراہم کریں اور اس سلسلے میں کوتاہی نہ کریں کیونکہ یہی بچے مستقبل میں قوم کے رکھوالے اور معمار بننے والے ہیں اور ان کی نیکی کا فائدہ خود ہمیں دنیا اور آخرت میں ملنے والا ہے۔

صفات عالم محمد زبیر تیمی
safatalam12@yahoo.co.in

JUNE.indd 2　6/25/12 5:45 PM

اسلام الدین عبدالحکیم ریاضی (کویت)

رسول کا فیصلہ حرف آخر ہے

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴾ (سورة الحجرات: 1)

ترجمہ: ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ اور اس کے رسول کے آگے پیش قدمی نہ کرو اور اللہ سے ڈرو اللہ سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے۔''

تشریح: یہ ایمان کا اولین اور بنیادی تقاضا ہے- جو شخص اللہ کو اپنا رب اور اللہ کے رسول ﷺ کو اپنا ہادی و رہبر مانتا ہو، وہ اگر اپنے اس عقیدہ میں سچا ہے تو اس کا یہ رویہ کبھی نہیں ہوسکتا کہ اپنی رائے اور خیال کو اللہ اور رسول ﷺ کے فیصلے پر مقدم رکھے یا معاملات میں آزادانہ رائے قائم کرے، اور ان کے فیصلے بطور خود کر ڈالے، بغیر اس کے کہ اسے یہ معلوم کرنے کی فکر ہو کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے ان معاملات میں کوئی ہدایت دی ہے یا نہیں اور دی ہے تو وہ کیا ہے۔ اسی لیے ارشاد ہوا ہے کہ ''اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے "پیش قدمی نہ کرو" یعنی ان سے آگے بڑھ کر نہ چلو، پیچھے چلو، تابع بن کر رہو، یہ ارشاد اپنے حکم میں سورہ احزاب کی آیت نمبر 36 سے ایک قدم آگے ہے:

وہاں فرمایا گیا تھا کہ ''جس معاملہ کا فیصلہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے کر دیا ہو اس کے بارے میں کسی مومن کو خود کوئی الگ فیصلہ کرنے کا اختیار باقی نہیں رہتا''- اور یہاں فرمایا گیا ہے کہ اہل ایمان کو اپنے معاملات میں بطور خود فیصلے نہیں کرنے چاہئیں بلکہ پہلے یہ دیکھنا چاہئے کہ اللہ کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ کی سنت میں ان کے متعلق کیا ہدایات ملتی ہیں۔ یہ حکم مسلمانوں کے محض انفرادی معاملات تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ ان کے جملہ اجتماعی معاملات پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ درحقیقت یہ اسلامی آئین کی بنیادی دفعہ ہے جس کی پابندی سے مسلمانوں کی حکومت آزاد ہوسکتی ہے، نہ ان کی عدالت اور نہ پارلیمنٹ۔

مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ میں یہ روایت صحیح سندوں کے ساتھ منقول ہے کہ نبی ﷺ جب حضرت معاذ بن جبلؓ کو یمن کا حاکم بنا کر بھیج رہے تھے تو آپ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ ''تم کس چیز کے مطابق فیصلے کرو گے؟'' انہوں نے عرض کیا: ''کتاب اللہ کے مطابق'' آپ ﷺ نے پوچھا: "اگر کتاب اللہ میں کسی معاملے کا حکم نہ ملے تو کس چیز کی طرف رجوع کرو گے؟" انہوں نے کہا: "سنت رسول اللہ کی طرف" آپ ﷺ نے فرمایا: "اگر اس میں بھی کچھ نہ ملے؟" انہوں نے عرض کیا: "پھر میں خود اجتہاد کروں گا- "اس پر حضور ﷺ نے ان کے سینے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: "شکر ہے اس رب کا جس نے اپنے رسول کے نمائندے کو وہ طریقہ اختیار کرنے کی توفیق بخشی جو اس کے رسول کو پسند ہے۔"

کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کو مقدم رکھنا اور ہدایت حاصل کرنے کے لیے سب سے پہلے ان کی طرف رجوع کرنا ہی وہ چیز ہے جو ایک مسلم جج اور غیر مسلم جج کے درمیان وجہ امتیاز ہے۔ اسی طرح قانون سازی کے معاملہ میں یہ بات قطعی طور پر متفق علیہ ہے کہ اولین ماخذ قانون اللہ کی کتاب ہے اور اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کی سنت، پوری امت کا اجماع تک ان دونوں کے خلاف یا ان سے آزاد نہیں ہوسکتا کجا کہ افراد امت کا قیاس و اجتہاد۔

الغرض آیت مقدسہ میں یہ واضح پیغام دیا گیا ہے کہ اگر کبھی تم نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے بے نیاز ہو کر خود مختاری کی روش اختیار کی یا اپنی رائے اور خیال کو ان کے حکم پر مقدم رکھا تو جان رکھو کہ تمہارا سابقہ اس رب سے ہے جو تمہاری سب باتیں سن رہا ہے اور تمہاری نیتوں تک سے واقف ہے۔

شیخ مقصود الحسن فیضی (سعودی عرب)

غیبت کی مجلس

عن أسماء بنت يزيد رضي الله عنها عن النبي ﷺ قال : من ذب عن لحم أخيه بالغيبة كان حقاً على الله أن يعتقه من النار. [مسند احمد 6/461].

ترجمہ: حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اپنے بھائی کی عدم موجودگی میں اس کے گوشت کا دفاع کرے گا [اسکی غیبت کا جواب دے گا] تو اللہ تعالی پر یہ حق ہے کہ اسے جہنم سے آزاد کردے۔''

تشریح: جس طرح کسی مسلمان کی غیبت کرنا حرام ہے اسی طرح اس مجلس میں حاضر ہونا بھی حرام ہے جس میں غیبت کا دور چل رہا ہو، کیونکہ غیبت کرنے کی طرح غیبت کا سننا بھی حرام ہے۔ لہذا اگر ہم کسی ایسی مجلس میں حاضر ہوں جس میں کسی مسلمان کی ناجائز غیبت ہو رہی ہو تو اس بارے میں ہمارا موقف درج ذیل ہونا چاہئے:

- **ہمیں اس سے روکنا اور منع کرنا چاہئے**: نبی کریم ﷺ کی حدیثوں میں ہمیں یہی سبق دیا گیا ہے، چنانچہ ایک بار نبی کریم ﷺ کے پاس کسی شخص کا ذکر ہوا تو انکے بارے میں لوگوں نے کہا کہ [وہ بہت کاہل ہے] جب تک کھانا نہ پیش کیا جائے کھانا نہیں کھاتا اور جب تک اس کی سواری تیار نہ کی جائے سوار نہیں ہوتا، یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگوں نے اس کی غیبت کی''۔ صحابہ نے جواب دیا: اے اللہ کے رسول! ہم نے تو وہی بات کہی ہے جو اس میں پائی جاتی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''غیبت ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ تو اپنے بھائی کا وہ عیب بیان کرے جو اس میں ہے-'' (صحیح الترغیب 3/78 عن ابن عمرو)
- **ہم اسی مجلس میں اس شخص کا دفاع کریں جسکی غیبت کی جارہی ہے**: اور یہ بہت بڑے اجر کی بات ہوگی، جیسا کی زیر بحث حدیث سے واضح ہے کہ کسی مسلمان بھائی کی عدم موجودگی میں اسکی طرف سے دفاع ایک مسلمان پر واجب ہونے کے ساتھ ساتھ بہت بڑے اجر کا سبب ہے۔ ایک اور حدیث میں ارشاد نبوی ہے: ''جو کوئی کسی مسلمان شخص کو اس جگہ رسوا کرے جہاں اس کی عزت پامال کی جارہی ہو اور اسے بے عزت کیا جارہا ہو تو اللہ تعالی اسے ایسی جگہ رسوا کرے گا جہاں اسے اپنی نصرت محبوب ہوگی، اور جو کوئی کسی مسلمان کی مدد ایسی جگہ کرے گا جہاں اسکی عزت پامال کی جارہی ہوگی اور اسکے تقدس کو تار تار کیا جارہا ہوگا تو اللہ تعالی بھی اسکی مدد ایسی جگہ کریگا جہاں وہ مدد کا حاجت مند ہوگا۔'' (سنن ابوداؤد: 4884)
- **اس کی تعریف کرے**: اگر ہم کسی ایسی مجلس میں موجود ہیں جس میں بلا کسی شرعی عذر کے کسی مسلمان بھائی کی غیبت ہو رہی ہے تو اسکی طرف سے دفاع کا ایک طریقہ یہ ہے کہ اس مجلس میں ہم اس کی اس خوبی کا ذکر کریں جسے ہم جانتے ہوں، اور واضح رہے کہ کوئی بھی ایسا شخص نہ ہوگا جس میں کوئی خوبی نہ ہوگی، بلکہ یہی کیا کم ہے کہ وہ مسلمان ہے، نبی کریم ﷺ اور آپ کے تربیت یافتہ صحابہ کا یہی عمل رہا ہے، چنانچہ حضرت عتبان بن مالک ؓ سے مروی ایک طویل حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ نماز پڑھانے کے لیے کھڑے ہوئے تو فرمایا: ''مالک ابن دخشم کہاں ہیں؟'' ایک آدمی نے کہا: وہ منافق ہے، اللہ اور اسکے رسول سے محبت نہیں کرتا، یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ بات مت کہو کیا تم نہیں دیکھتے کہ اس نے "لا الہ الا اللہ" کہا ہے، اس سے اس کا ارادہ اللہ کی رضا حاصل کرنا ہے، اور یقیناً اللہ تعالی نے اس شخص پر جہنم حرام کردی ہے جس نے اللہ کی رضا کی خاطر "لا الہ الا اللہ" کہا ہو۔'' (صحیح البخاری: 425 مسلم: 657) امام ابن سیرین کے بارے میں مشہور ہے کہ اگر انکے پاس کوئی کسی کی برائی بیان کرتا تو اس شخص کی خوبیاں بیان کرنا شروع کردیتے۔ (سیر اعلام النبلاء 4/615)
- اگر ہم یہ نہ کرسکیں یا ہماری بات نہیں سنی جاتی تو ہم وہاں سے چلے جائیں۔

JUNE.indd 3 6/25/12 5:45 PM

سید عبدالسلام عمری (کویت)

کھیتوں کو دے لو پانی اب بہہ رہی ہیں ندیاں

مبارک مہینہ رمضان کا انتظار کرنے والے خوش نصیب ساتھیو! وہ دن دور نہیں کہ اس بابرکت مہینہ کا چاند نظر آئیگا' کچھ ہی دنوں میں ہم رمضان کا استقبال کریں گے۔ کتنا عجیب سا لگتا ہے کہ کل ہی ہم ایک رمضان کو الوداع کہہ رہے تھے اور اب ہم پورے ایک سال بعد اس نئے مہمان کا استقبال کرنے جارہے تھے۔ ایسا لگتا ہے کہ ایک سال کی یہ مدت کچھ لمحوں میں محدود کردی گئی ہو۔

یہاں ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ایک دن خوشی وغم کی یہ دنیا ختم ہوجائیگی' زندگی کا چراغ بجھ جائے گا۔ بلند عمارتیں ختم ہو جائینگی' میں اور آپ' دنیا کے تمام لوگ اپنے رب کی طرف لوٹ جائیں گے' امتحان کی یہ گھڑی اور یہ جگہ ختم ہوجائے گی: ﴿كَمَا بَدَأَكُمْ تَعُودُونَ، فَرِيقًا هَدَى وَفَرِيقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلَالَةُ﴾ (سورۃ الاعراف:30:29)

''تم کو اللہ نے جس طرح شروع میں پیدا کیا تھا اسی طرح تم دوبارہ پیدا ہوگے۔ بعض لوگوں کو اللہ نے ہدایت دی ہے اور بعض پر گمراہی ثابت ہوگئی ہے''۔ پھر کیا ہوگا؟ دنیا کی یہ طویل زندگی ایک یاد بن کر رہ جائے گی۔

آج ہمارے درمیان کتنے ایسے لوگ جو رمضان کا بڑی بے چینی سے انتظار کررہے ہیں ان کو پتہ نہیں کہ وہ رمضان سے پہلے ہی اس دنیا سے کوچ کر جانے والے ہیں:

﴿وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ﴾ (سورۃ لقمان:34)

''کوئی بھی نہیں جانتا کہ کل کیا (کچھ) کمائے گا؟ اور نہ کسی کو یہ معلوم ہے کہ کس زمین میں مرے گا''۔

پیارے ساتھیو! آپ کی تمنا بڑی قیمتی ہے۔ اس مبارک مہینہ کو اللہ تعالی نے بیشمار برکتوں سے اور رحمتوں سے شرف بخشا ہے۔ اس ماہ مبارک میں رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہوتا ہے۔ جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں، سرکش شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے، نیکیاں دوگنی چوگنی ہو جاتی ہیں، گناہ معاف ہوتے ہیں، اس مبارک مہینہ میں ایک رات ایسی بھی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

اب ہم اپنا محاسبہ کریں کہ ہم نے اس ماہ کے لیے کیا تیاری کر رکھی ہے.....؟

خوشخبری اور مبارک بادی..... میرے لیے، آپ کے لیے اور ہم سب مسلمانوں کے لیے..... کہ سال کا سب سے افضل مہینہ ایک بار پھر آنے والا ہے۔ نبی رحمت ﷺ بھی اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو اس ماہ کی خوشخبری سنایا کرتے تھے۔ کہتے تھے: أتاكم شهر رمضان شهر مبارك فرض الله عز وجل صيامه وتفتح فيه أبواب الجنة وتغلق فيه أبواب الجحيم ' وتغل فيه مردة الشياطين (احمد، نسائی) ''تمہارے اوپر رمضان کا مہینہ سایہ فگن ہو چکا ہے جس کے روزے اللہ پاک نے تم پر فرض قرار دیا ہے، جس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں اور سرکش شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے۔''

جی ہاں! یقیناً یہ بہت بڑی خوشخبری ہے، مومن کیسے خوش نہ ہو کہ اس مہینہ میں جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، گنہگار کے لیے سنہرا موقعہ کیسے نہ ہو کہ جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں۔ عقلمند ودانا کے لیے اس سے بڑھ کر خوشی ومسرت کی اور کونسی بات ہوسکتی ہے کہ اس ماہ میں شیاطین قید کر دیے جاتے ہیں۔ عبادت گذاروں کے لیے تو یہ انمول موقعہ ہے کہ اس ماہ میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے زیادہ فضیلت والی ہے۔

خوش قسمت ساتھیو!: جن کو انتظار ہے رمضان جیسے مبارک مہینہ کا، عنقریب ہم اس مبارک مہینہ میں داخل ہونے والے ہیں، ہم سب کی زندگیوں میں دنیا وآخرت کی ساری خوشیاں، مسرتیں اور برکتیں نازل ہونے والی ہیں۔ یہ تحفہ ہے ہمارے لیے رمضان کا..... لیکن سوال یہ ہے کہ ہم نے کیسے انتظامات کر رکھے ہیں اس مبارک مہینہ کے لیے..... دعا ہے کہ اللہ تعالی ہمیں رمضان کو پانے کا موقع عنایت فرمائے، ہمیں پورا صحتمند رکھے اور ہماری زندگی عافیت کے ساتھ گذرے یہاں تک کہ ہم رمضان کی برکتوں سے فیضیاب ہوں، ہمارے دل خوشی سے باغ باغ ہوجائیں، اور ہماری آنکھیں اس ماہ مبارک کی آمد میں خوشی کے ٹھنڈے آنسو بہائیں۔

پیارے ساتھیو! آج ہم اپنی زندگی کا ایک نیا صفحہ کھولیں گے جو بالکل روشن، ہمارے پالنہار کے پاس کام آنے والا ہے، بہت سے کام ہم سے ایسے بھی سرزد ہوگئے ہونگے جن کو ہم بہت معمولی خیال کرتے تھے۔ جبکہ وہی اعمال اللہ کے نزدیک بہت بڑے گناہ شمار ہوتے ہیں، آج ہم اپنے رب رحیم کے حضور ہر خطا، ہر تقصیر، ہر بھول، ہر گناہ سے توبہ کریں گے، ہم یہ فرصت کو ضائع نہیں کریں گے۔ جس طرح گذرے دن، گذرے سال، بیکاری میں کٹ گئے۔ یہ سنہرا موقعہ ہے نیک اعمال کرنے کا.....

کب تک رہے گی یہ غفلت کی زندگی.....؟ کب تک رہیں گی یہ لمبی امیدیں اور آرزوئیں؟..... کب تک بنے رہیں گے خواہشات کے بندے.....؟ اور کب تک شیطان مردود کی کرتے رہیں گے اتباع.....؟

کیا ہی اچھا ہوگا کہ اس مبارک ماہ کی شروعات ہی توبہ و استغفار سے ہو، اطاعت و فرمانبرداری کے جذبہ سے سرشار ہو ہمارا دل..... یہ وہ مہینہ ہے جس میں جنت کے درجات بلند ہوتے ہیں۔ بہت سوں کو نار جہنم سے چھٹکارا ملتا ہے۔ کتنے لوگ ہمیں نظر آئیں گے جو اللہ کے حضور توبہ واستغفار کر رہے ہوگے۔ اس ماہ مبارک میں کتنے لوگ ایسے بھی ہوں گے جو اپنی سیاہ کاریوں پر شرمندہ وپشیمان ہوں گے اور کتنے لوگ ہوں گے جو سراپا اطاعت کی مورتی بنے نظر آئیں گے اور کتنے لوگ ہوں گے جو اس مہینہ میں دن و رات اپنی نیند اور آرام وراحت کو قربان کرکے نورِ ہدایت کی تلاش میں لگے ہوں گے۔ اور کتنے لوگ ایسے بھی ہوں گے جو جرائم کی دنیا کو خیر باد کہہ چکے ہوں گے۔ یہ سب کچھ اس ماہ مبارک میں ہوگا..... اللہ اکبر۔

پیارے ساتھیو! اللہ آپ کا بھلا کرے، اٹھو! کھٹکھٹاؤ مخلوقات سے بے نیاز پروردگار کا دروازہ..... گناہوں کو معاف کرنے والے، توبہ قبول کرنے والے کا دروازہ..... قبل اسکے کہ سورج مغرب سے طلوع ہو، یا پیام اجل آجائے۔ بعد کی شرمندگی کچھ کام نہ آئے گی۔ خوش نصیب ہے وہ جسکی دعا قبول ہوگئی، اور جنت اس کا ملجا و ماوی ہو گئی۔ بربادی ہے اس بدنصیب کے لیے جو اس در سے دھتکار دیا گیا اور اسفل السافلین کا مستحق ہوا۔

رمضان گناہوں کی مغفرت کا ذریعہ بنتا ہے اس شخص کے لیے جو پاکیزہ طبیعت کا مالک ہو اور یہی مہینہ عذاب کا ذریعہ بھی بنتا ہے، اس شخص کے لیے جس نے لوگوں کی عزت وآبرو سے کھلواڑ کیا، والدین کے ساتھ ترش روئی

JUNE.indd 4 6/25/12 5:46 PM

اختیار کی، رشتہ داروں سے حسن سلوک نہ کیا، بھائیوں سے رشتہ توڑا، چغل خوری کرتا رہا، گالیاں دیتا رہا، گندی حرکتوں سے باز نہ آیا، جھوٹ اور فریب کاری سے بھی باز نہ آیا، اس کو اس مہینے سے سوائے رسوائی کے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: **من لم یدع قول الزور والعمل به فلیس لله حاجة فی أن یدع طعامه وشرابه.** (رواہ البخاری) ''جس نے جھوٹ بولنا اور جھوٹ پر عمل کرنا نہ چھوڑا' اللہ تعالی کو کوئی ضرورت نہیں کہ وہ کھانا پانی چھوڑ دے۔''

رمضان کا استقبال حلال کمائی کے ساتھ ہوتا ہے، رہا حرام کا کمایا ہوا مال تو وہ مصیبتوں کا سبب بنتا ہے۔ جو حرام کا کھاتا ہے، حرام کا پہنتا ہے اسکی دعا قبول ہوگی اور نہ اس کے لیے جنت کے دروازے کھولے جائیں گے۔ اس سے بڑی بدنصیبی کی بات اور کیا ہوسکتی ہے کہ رب ذوالجلال والاکرام نے کہا: ﴿**وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ**﴾ (سورۃ البقرۃ 186) ''جب آپ سے میرے بندے میری بابت پوچھیں تو آپ فرمادیجئے کہ میں (بندوں سے بہت) قریب ہوں''۔ اس کے باوجود رب رحیم اسکی طرف نگاہ کرم سے نہ دیکھیں گے، کیونکہ اس نے چوری کی، اس نے دھوکہ دیا، رشوت لیا، سود کھایا، وائے افسوس! اس بدنصیب کی بدقسمتی پر.....

اللہ آپ کی حفاظت فرمائے! ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے بارے میں سوچیں، اپنے گھر والوں کے بارے میں فکرمند ہوں، اپنا محاسبہ کریں، اگر ہمارے جیب میں، تجوری میں حرام کا ایک پیسہ بھی ہے' نکال پھینکیں، اپنے مال کو پاک کریں، جسکا مال ہے، جس کا حق ہے اسے واپس کردیں تاکہ قلب سلیم کے ساتھ، پاکیزہ مال کے ساتھ، اور سچی توبہ کے ساتھ رب کے حضور حاضر ہوں۔ تب ہماری دعا کی صدا فضا میں بلند ہوگی۔ یہاں تک کہ اس کے لیے آسمانوں کے سارے دروازے کھول دیے جائیں گے۔

رمضان کا بخیر وخوبی استقبال کریں کہ یہ تربیت گاہ ہے ایمان کو مضبوط کرنے کا، اخلاق میں سدھار لانے کا، دلوں کو صاف کرنے کا، نفس کو پاک کرنے کا، ارادہ کو پختہ بنانے کا..... نبی رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا: **الصلوات الخمس و الجمعة الی الجمعة ورمضان الی رمضان مکفرات ما بینهن اذا اجتنبت الکبائر** (مسلم)

''پنجوقتہ نمازیں، ایک جمعہ سے دوسرا جمعہ، ایک رمضان سے دوسرا رمضان درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے بچا جائے۔''



یہ ہے رمضان کا مہینہ، اسکی فضیلت، اسکا شرف، اسکی بلند مرتبت..... تو کیسے ہم اس عظیم مہینہ کا سامنا کریں گے۔

پیارے ساتھیو! اللہ آپ کو جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔ ہم اس ماہ کا استقبال دل کی گہرائی سے، غلط خیالوں سے، پاک وصاف ہوکر کریں گے۔ اس ماہ کا مقصد ہی دلوں کی اصلاح ہے۔ اگر دل ہمیشہ نافرمانیوں میں مبتلا رہا تو اس سے بہت سی بھلائی چھن گئیں..... رمضان قرآن کا مہینہ ہے۔ دل وروح کے نشوونما کا منبع قرآن ہے۔ جو دلوں میں ایمان کی بہار لا دیتا ہے مگر افسوس کہ گناہوں میں ملوث ہمارے دل اس سے نصیحت حاصل نہیں کر پا رہے ہیں، یہی ہمارا حال ہے۔ یہ اللہ کی آیتوں سے بھرا صحیفہ اگر اسکو پہاڑوں پر اتار دیا جائے تو پہاڑ بھی اللہ کی خشیت سے پارہ پارہ ہوجائے، اگر اسکے ذریعہ پہاڑ چلائے جائیں، مردے اٹھ کر بات کرنے لگیں تو یہ کوئی بعید از امکان نہیں ہوتا مگر ہمارے دل ہیں کہ اس سے نصیحت حاصل نہیں کرتے۔ حسن بصریؒ نے فرمایا ہے: ''اگر تمہارے دل پاک وصاف ہوتے تو کبھی رب کے کلام سے نہ بھرتے، جتنا پڑھتے اور پڑھنے کو دل کرتا.....''

دیکھو! رب ذوالجلال والاکرام کیا فرمارہے ہیں:

﴿**وَسَارِعُواْ إِلَى مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ**﴾ (آل عمران: 133) ''اور اپنے رب کی بخشش کی طرف اور اسکی جنت کی طرف دوڑو جس کا عرض آسمانوں اور زمین کے برابر ہے جو پرہیزگاروں کے لیے تیار کی گئی ہے''۔

دوڑو اللہ کی طرف! اللہ تعالی اپنی رحمت کی چادر پھیلائے ہمیں دعوت دے رہا ہے، یہ دوڑ کا مہینہ ہے، اس ماہ میں روزوں میں دوڑ ہوگی، نماز میں دوڑ ہوگی، قرآن کی تلاوت کے ذریعہ دوڑ ہوگی، نفلی عبادات کے ذریعہ دوڑ ہوگی، اللہ کے ذکر کے ساتھ دوڑ ہوگی، خاموش رہ کر بھی دوڑ ہوگی، بھوک بھی دوڑ کا ذریعہ بنے گا، کھانا پینا بھی دوڑ میں شمار ہوگا۔ غرضیکہ ہمارا اٹھنا، بیٹھنا، سونا، جاگنا، سارا کا سارا دوڑ ہی دوڑ ہوگا..... اپنے رب کریم کی طرف..... اسکی جنت کی طرف..... جس کی چوڑائی ساتوں زمین، ساتوں آسمان جیسی ہوگی اور ان شاء اللہ ہم ان لوگوں میں سے ضرور ہوں گے۔ جن کے بارے میں رب ذوالجلال و الاکرام نے ارشاد فرمایا ہے: ﴿**يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُم بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَجَنَّاتٍ لَّهُمْ فِيهَا نَعِيمٌ مُّقِيمٌ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَداً إِنَّ اللّهَ عِندَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ**﴾ (سورۃ التوبہ 22:21) ''انہیں ان کا رب خوشخبری دیتا ہے اپنی رحمت کی اور رضامندی کی اور جنتوں کی، ان کے لیے وہاں دوامی نعمت ہے، وہاں یہ ہمیشہ رہنے والے ہیں، اللہ کے پاس یقیناً بہت بڑے ثواب ہیں۔''

اللہ تعالی کے ہم پر بیشمار احسانات ہیں، ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ہم اس مبارک مہینہ کے قریب سے قریب تر ہوتے جارہے ہیں اور عنقریب ان شاء اللہ اس ماہ مبارک کو پا بھی لیں گے۔ لمبی عمر اور فرصت کے لمحات توشے کے لیے ہیں' اطاعت کا توشہ، پرہیزگاری کا توشہ، نیک اعمال کا توشہ، اور سب سے بہترین توشہ تو تقوی ہے۔ ایک مومن کی دولت اسکی اپنی عمر ہے۔ چنانچہ ہم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ وہ اپنا وقت اور صحت کا خیال کرے، کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ دونوں بیکاری میں گذر جائیں۔ یاد کیجیے! فلاں شخص گذشتہ برس ہمارے ساتھ روزہ رکھا تھا، عید کی نماز بھی ہمارے ہی ساتھ ادا کیا تھا، آج وہ کہاں ہے؟ اس نے موت کا مزہ چکھ لیا ہے، کیا وہ ان پارکوں اور گلستانوں کی سیر کررہا ہے؟ کیا وہ اب بھی اپنی خواہشات کے پورا کرنے میں مگن ہے؟ نہیں، ہرگز نہیں، بلکہ وہ ایک نیکی کا محتاج ہے تاکہ اسکے نیکی کا پلڑا جھک جائے اور اس کا بیڑا پار ہوجائے۔

ساتھیو! حساب وکتاب بڑی سخت چیز ہے، کوئی نہ بچے گا الامن رحم ربی..... **فمن یعمل مثقال ذرة خیرا یره ومن یعمل مثقال ذرة شرا یره.** ''پس جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا''۔

ذرا غور سے سنیے! ندا دینے والا فرشتہ پکار رہا ہے: **یا باغی الخیر أقبل و یا باغی الشر أقصر!** ''اے بھلائی کے متلاشی آگے بڑھ اور اے برائی کے متلاشی پیچھے ہٹ''۔

کھیتوں کو دے لو پانی اب بہہ رہی ہیں ندیاں
کچھ کر لو نوجوانو! چڑھتی جوانیاں ہیں

JUNE.indd 5 6/25/12 5:46 PM

کبیرہ گناہ کیا ہیں؟

ترجمہ وتلخیص: محمد انور محمد قاسم سلفی
استفادۃ: کتاب الکبائر: للإمام الذھبی
الکبائر: للشیخ محمد بن سلیمان التمیمی

26۔ لوگوں کے راز سننا اور تصویر بنانا: فرمان الٰہی: ''اور جاسوسی نہ کیا کرو''۔[الحجرات:12] فرمانِ نبوی ﷺ: ''جو شخص کسی قوم کی باتوں کو (چھپ کر) سنتا ہے جب کہ وہ اس کے سننے کو پسند نہیں کرتے، تو قیامت کے دن اس کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا، جس شخص نے کوئی تصویر (ذی روح کی) بنائی اسے روزِ قیامت عذاب دیا جائے گا اور اسے مکلّف کیا جائے گا کہ اس میں روح پھونکے جب کہ وہ ایسا نہیں کرسکتا''۔[بخاری]

27۔ کاھن یا نجومی کی تصدیق کرنا: فرمان نبوی ﷺ: جو کسی عراف (گم شدہ چیزوں کی خبر دینے والا) یا کاہن (غیب کی باتیں بتلانے والا) کے پاس آتا ہے اور اس کی باتوں کو سچ سمجھتا ہے تو اس نے محمد (ﷺ) پر نازل شدہ شریعت کا انکار کردیا۔[احمد، حاکم]

28۔ شوھر کی نافرمانی: فرمان الٰہی: ''اور جن (عورتوں) کی نافرمانی کا تمہیں ڈر ہو تو انہیں سمجھاؤ (ورنہ) انکو بستر سے جدا کردو (ورنہ) انہیں مارو، اگر وہ تمہارا کہا مان لیں تو تم ان پر دست درازی کا کوئی بہانہ تلاش نہ کرو، بے شک اللہ بلند اور بڑا ہے''۔[النساء:34] فرمان نبوی ﷺ: ''جب شوہر اپنی بیوی کو اپنے بستر کی طرف بلائے پھر اس نے انکار کردیا اور وہ اس سے ناراض ہو کر رات گذارتا ہے تو صبح ہونے تک اس پر فرشتے لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔''[بخاری]

29۔ پڑوسی کو تکلیف پہنچانا فرمان نبوی ﷺ: ''وہ شخص جنت میں نہیں جاسکتا جس کی ایذاء رسانی سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو۔''[مسلم]

30۔ حکمران کا رعایا کو دھوکہ دینا: فرمان الٰہی: ''بیشک ملامت کے مستحق وہ لوگ ہیں جو لوگوں پر ظلم کرتے اور زمین میں ناحق فساد برپا کرتے ہیں، انکے لیے دردناک عذاب ہے''[الشوری:42] فرمان نبوی ﷺ: ''جو حکمراں اپنے رعایا کو دھوکہ دے گا وہ جہنمی ہے۔''[احمد]

31۔ مردوں کا ریشم اور سونا پہننا فرمان نبوی ﷺ: ''ریشم دنیا میں وہی پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔''[مسلم]

32۔ جھگڑا اور مناظرہ بازی: فرمان نبوی ﷺ: ''جو کسی باطل چیز کے بارے میں جھگڑتا ہے جب کہ وہ جانتا ہے (کہ یہ باطل ہے) ہمیشہ اللہ کی ناراضگی میں رہے گا یہاں تک کہ وہ اس جھگڑے سے الگ نہ ہو جائے''۔[ابوداؤد]

33۔ ناپ تول میں کمی کرنا: فرمان الٰہی: ''تباہی ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کیلئے، جن کا حال یہ ہے کہ جب لوگوں سے لیتے ہیں تو پورا پورا لیتے ہیں اور جب انہیں ناپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو کم دیتے ہیں''[المطففین:2-1]

34۔ اللہ کی پکڑ سے بے خوف ہونا: فرمان الٰہی: ''کیا وہ اللہ کی پکڑ سے بے خوف ہوگئے؟ اللہ کی پکڑ سے نقصان اٹھانے والی قوم ہی بے خوف ہوسکتی ہے''۔[الاعراف:99] آپ ﷺ یہ دعا زیادہ کیا کرتے تھے يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْوْبَنَا عَلٰى دِيْنِكَ ''اے دلوں کو پھیرنے والے! ہمارے دلوں کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔ آپ سے کہا گیا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ کو ہمارے بارے میں خدشہ ہے؟ آپ نے جواب دیا: ''بندوں کے دل رحمٰن کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں جنہیں وہ جیسے چاہتا ہے پلٹتا رہتا ہے''۔ [احمد]

35۔ مسلمان کو کافر کہنا: فرمان نبوی ﷺ: جو اپنے مسلمان بھائی کو ''اے کافر'' کہتا ہے تو یہ لفظ ان دونوں میں سے کسی ایک کی طرف لوٹتا ہے۔[بخاری]

36۔ جمعہ اور با جماعت نماز چھوڑ دینا: فرمان نبوی ﷺ: ''جمعہ چھوڑنے والے لوگ باخبر رہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ اللہ ان کے دلوں پر مہر لگا دے اور وہ پھر غافلوں میں ہوجائیں۔''[مسلم]

فرمان نبوی ﷺ: ''جس نے اذان سنی اور مسجد نہیں آیا اسکی نماز نہیں ہوگی مگر عذر کی وجہ سے۔''[ابن ماجہ]

37۔ صحابہ کرام ؓ کو گالی دینا: فرمان نبوی: ''میرے صحابہ کو گالی نہ دو، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر تم میں سے کوئی اُحد پہاڑ کے برابر سونا بھی اللہ کے راستے میں خرچ کرے تب بھی وہ انکے ایک مُد (چُلّو بھر چیز) یا اس کے آدھے حصے کے برابر نہیں ہوسکتا۔''[بخاری]

38۔ اللہ کی خلقت کو بدلنا فرمان نبوی ﷺ: ''اللہ کی لعنت ہو وشم (سوئی کے ذریعے چہرے وغیرہ پر نقش ونگار بنانا) لگانے والی اور لگوانے والی عورتوں پر، ابرو کے بالوں کو اکھاڑنے والی اور اکھڑوانے والی عورتوں پر، حُسن کے لیے دو دانتوں کے درمیان فاصلہ کرنے والی اور اللہ کی خِلقت کو بدلنے والی عورتوں پر۔'' [متفق علیہ]۔ نیز فرمایا: ''اللہ کی لعنت ہو نقلی بال لگانے والی اور لگوانے والی، پچھنا لگانے والی اور لگوانے والی عورت پر۔'' [متفق علیہ]

39۔ زمین کی نشانیوں کو بدلنا: فرمان نبوی ﷺ: ''اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو زمین کی نشانیوں (پتھر اور لوہے وغیرہ کی وہ علامتیں جو ایک کی زمین کو دوسرے سے الگ کرنے کے لیے لگائی جاتی ہیں) کو بدل دیتا ہے۔''[مسلم]

40۔ میّت پر نوحہ کرنا: فرمان نبوی ﷺ: ''لوگوں میں دو عادتیں زمانہ جاہلیت کی ہیں: نسب میں طعنہ دینا اور میت پر نوحہ کرنا۔''[مسلم، احمد]

41۔ مکاری اور دھوکہ دھی: فرمان الٰہی: ''حالانکہ بری چالیں اپنے چلنے والوں کو ہی لے ڈوبتی ہیں'' [فاطر:43] فرمان نبوی ﷺ: ''مکاری اور دھوکہ دوزخ میں داخل کرنے کا سبب ہے۔''[شعب الایمان]

42۔ بلا عذر رمضان کے روزے چھوڑنا اور باوجود استطاعت حج نہ کرنا: فرمان نبوی ﷺ: ''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے 1۔ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ مُحَمَّدُ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی گواہی دینا۔ 2۔ نماز قائم کرنا۔ 3۔ زکاۃ دینا۔ 4۔ رمضان کے روزے رکھنا۔ 5۔ اور بیت اللہ کا حج کرنا۔''[بخاری]

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کبیرہ گناہوں سے بچائے اور ہمارے چہروں کو اس دن روشن بنائے'' جس دن کچھ چہرے روشن ہونگے اور کچھ کالے، جن کے چہرے کالے ہونگے (ان سے کہا جائے گا) تم نے اپنے ایمان کے بعد کفر کیا، تم اپنے کفر کا مزہ چکھو اور جن کے چہرے روشن ہونگے وہ اللہ کی رحمت میں ہونگے اور وہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے''۔[آل عمران:106]

☆☆☆

JUNE.indd 6 6/25/12 5:46 PM

نسخۂ سعادت

تیسری قسط

خوشگوار زندگی کے راہنما اصول

ڈاکٹر حافظ محمد اسحاق زاہد (کویت)

ہر انسان کی دلی خواہش ہوتی ہے کہ اسے خوشگوار زندگی میسر ہو، اس کی زندگی سے پریشانی ٹینشن اور ڈیپریشن کا خاتمہ ہوجائے، یہ کیسے ممکن ہے؟ وہ کونسے راہنما اصول ہیں جن کو اپنا کر زندگی کو پرمسرت اور خوشگوار بنایا جاسکتا ہے، اس سلسلے کی تیسری قسط ہم آپ کی خدمت میں پیش کررہے ہیں:

چوتھا اصول: توبہ واستغفار

انسان پر جو مصیبت آتی ہے چاہے جسمانی بیماری کی صورت میں ہو یا ذہنی اور روحانی اذیت کی شکل میں، چاہے کاروباری پریشانی ہو یا خاندانی لڑائی جھگڑوں کا دکھ اور صدمہ ہو..... ہر قسم کی مصیبت اس کے اپنے گناہوں کی وجہ سے آتی ہے۔ اس لیے اسے اس سے نجات پانے کے لیے فوراً سچی توبہ کرتے ہوئے اللہ تعالی سے معافی مانگنی چاہئے کیونکہ اللہ تعالی توبہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے اور ان کی پریشانیوں اور مصیبتوں کا ازالہ کرکے انھیں خوشحال بنا دیتا ہے۔ اللہ تعالی فرماتے ہیں: ﴿وَمَا أَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْ عَنْ كَثِيْرٍ﴾ [الشوری:30] ''اور تمھیں جو مصیبت بھی آتی ہے تمھارے اپنے کرتوتوں کے سبب سے آتی ہے ۔ اور وہ تمھارے بہت سارے گناہوں سے درگذر بھی کرجاتا ہے۔''

انسان پر جو مصیبت آتی ہے چاہے جسمانی بیماری کی صورت میں ہو یا ذہنی اور روحانی اذیت کی شکل میں، چاہے کاروباری پریشانی ہو یا خاندانی لڑائی جھگڑوں کا دکھ اور صدمہ ہو..... ہر قسم کی مصیبت اس کے اپنے گناہوں کی وجہ سے آتی ہے۔ اس لیے اسے اس سے نجات پانے کے لیے فوراً سچی توبہ کرتے ہوئے اللہ تعالی سے معافی مانگنی چاہئے کیونکہ اللہ تعالی توبہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے اور ان کی پریشانیوں اور مصیبتوں کا ازالہ کرکے انھیں خوشحال بنا دیتا ہے۔

توبہ واستغفار کے فوائد بیان کرتے ہوئے اللہ تعالی فرماتا ہے ﴿فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا ☆ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ☆ وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنَّاتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ أَنْهَارًا﴾ [نوح: 10. 12] ''پس میں (نوح علیہ السلام) نے کہا: تم سب اپنے رب سے معافی مانگ لو۔ بلاشبہ وہ بڑا معاف کرنے والا ہے۔ وہ تم پر آسمان سے خوب بارشیں برسائے گا، مال اور بیٹوں سے تمھاری مدد کرے گا، تمھارے لیے باغات پیدا کرے گا اور نہریں جاری کردے گا۔''

ان آیات میں استغفار کے جو فوائد ذکر کئے گئے ہیں (موسلا دھار بارشیں، مال واولاد سے مدد، باغات اور نہریں) یہ سب دراصل انسانوں کی خوشحالی وسعادتمندی کی علامت ہیں اور یہ استغفار سے ہی نصیب ہوتے ہیں۔

پانچواں اصول: ذکر الٰہی

جو لوگ دنیاوی تکالیف ومصائب کی وجہ سے ہر وقت غمگین رہتے ہوں اور غموں اور صدموں نے ان کی خوشیاں چھین لی ہوں ان کی طبیعت کو سکون پہنچانے اور اطمینانِ قلب کیلئے پانچواں اصول ''ذکر الٰہی'' ہے۔

اللہ تعالی فرماتے ہیں: ﴿اَلَّذِيْنَ آمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ أَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ﴾ [الرعد:28] ''جو لوگ ایمان لاتے ہیں، ان کے دل اللہ کے ذکر سے مطمئن ہوجاتے ہیں۔ یاد رکھو! دل اللہ کے ذکر سے ہی مطمئن ہوتے ہیں۔''

سب سے افضل ذکر (لا إله إلا الله) ہے۔ اسی طرح قرآن مجید کی تلاوت کہ جس کے ایک ایک حرف پر دس دس نیکیاں ملتی ہیں۔ پھر (سبحان الله ، الحمد لله ، الله اكبر) کہ جنھیں جنت کے پودے قرار دیا گیا ہے۔ اور پھر (لا حول ولا قوة إلا بالله) کہ جو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ پھر (سبحان الله وبحمده سبحان الله العظيم) کہ جو اللہ تعالی کو بے حد محبوب اور میزان میں بڑے وزنی ہیں۔

قرآن مجید کی اس آیت کی روشنی میں ہمیں بحیثیت مومن اس بات پر یقین کامل ہونا چاہئے کہ ذکر الٰہی سے ہی دلوں کو تازگی ملتی ہے، حقیقی سکون نصیب ہوتا ہے اور پریشانیوں اور غموں کا بوجھ ہلکا ہوتا ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ آج کل بہت سارے مسلمان اپنے غموں کا بوجھ ہلکا کرنے اور دل بہلانے کیلئے گانے سنتے اور فلمیں دیکھتے ہیں حالانکہ اس سے غم ہلکا ہونے کی بجائے اور زیادہ ہوتا ہے کیونکہ گانے سننا اور فلمیں دیکھنا حرام ہے اور حرام کام سے سوائے غم اور پریشانی کے اور کچھ نہیں ملتا۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: (لَيَكُوْنَنَّ مِنْ أُمَّتِيْ أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّوْنَ الْحِرَ ، وَالْحَرِيْرَ ، وَالْخَمْرَ ، وَالْمَعَازِفَ) [البخاری :5590] ''میری امت میں ایسے لوگ ضرور آئیں گے جو زنا کاری، ریشم کا لباس، شراب نوشی اور موسیقی کو حلال سمجھ لیں گے۔''

ان چار چیزوں کو حلال سمجھنے سے مراد یہ ہے کہ حقیقت میں یہ حرام ہیں لیکن لوگ انہیں حلال تصور کرلیں گے گویا یہ حرام نہیں! موسیقی کس قدر بری چیز ہے اس کا اندازہ آپ اس سے لگا سکتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے اسے زنا کاری اور شراب نوشی جیسے بڑے ہی بھیانک گناہوں کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

اور جو لوگ فلم بینی کرتے ہیں انھیں اللہ تعالی کا یہ فرمان ذہن میں رکھنا چاہئے: ﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ أَزْكٰى لَهُمْ إِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ﴾ [النور:30] ''مسلمان مردوں کو حکم دو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ یہی ان کیلئے پاکیزگی ہے۔ اور وہ جو کچھ کرتے ہیں اللہ تعالی اس سے باخبر ہے۔''

ذکر الٰہی کے فوائد بیان کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق اس سے سلوک کرتا ہوں اور جب وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ مجھے دل میں یاد کرے تو میں بھی اسے دل میں یاد کرتا ہوں۔ اگر وہ کسی مجمع میں مجھے یاد کرے تو میں اس کا ذکر ایسی جماعت میں کرتا ہوں جو اس کی جماعت سے بہتر ہے۔ اور اگر وہ ایک بالشت میرے نزدیک ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے نزدیک ہوتا ہوں۔ اور اگر وہ ایک ہاتھ میرے نزدیک ہوتا ہے تو میں ایک کلائی (دونوں ہاتھ پھیلائے ہوئے) اس کے قریب ہوتا ہوں۔ اور اگر وہ چلتا ہوا میرے پاس آئے تو میں دوڑ کر اس کی طرف جاتا ہوں۔'' [البخاری۔ التوحید باب قول اللہ ویحذرکم اللہ نفسہ :7405] (جاری)

JUNE.indd 7 6/25/12 5:46 PM

صدر جمہوریہ ہند انعام یافتہ

محمد خالد اعظمی (کویت)
khalid.azmi64@gmail.com

مولانا یوسف جمیل سے ایک ملاقات

مولانا یوسف جمیل جمعیت اہل حدیث کے ایک لائق اور سرگرم کارکن ہیں، بیس سالوں تک جمعیت اہل حدیث ہند آندھراپردیش کے نائب امیر، اور دس سالوں تک مرکزی جمعیت مجلس شوری کے رکن رہے، کرنول بزم اردو اور ماہنامہ ''آئینہ بزم اردو'' کے سرپرست بھی ہیں۔ ہندوستان کے کونے کونے میں عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے اور دیگر مسالک کے علمائے کرام کے درمیان نہایت ہی معتبر سمجھے جاتے ہیں۔ 1977ء میں جناب یوسف جمیل جب کرنول رزق معاش کی تلاش میں تشریف لے گئے تو وہیں کے ہورہے اور اس سرزمین پر بود و باش اختیار کرلی۔ موصوف میں جہاں ایک اچھے شاعر کی بو باس پائی جاتی ہے تو وہیں ایک مولوی، واعظ، مصلح قوم، اور مبلغ اسلام کی خصوصیات بھی جھلکتی ہے، مولانا ایک اچھے خطیب اور مدرس قرآن بھی ہیں، جب احادیث کا درس دیتے ہیں تو لگتا ہے کہ ساری حدیثیں ازبر یاد ہیں۔ مولانا یوسف جمیل جہاں محافل شعروسخن میں اپنے اشعار پر داد تحسین حاصل کرتے ہیں وہیں محافل وعظ میں ایک موثر مقرر کی حیثیت سے شرف قبولیت حاصل کرنے میں بھی اپنا ثانی نہیں رکھتے۔



سوال: مولانا! سب سے پہلے ہم چاہیں گے کہ قارئین مصباح کے لیے اپنا تعارف کرادیں۔

جواب: میرا نام محمد یوسف جمیل جامعی کرنولی ہے، 1951ء میں شہر بلہاری میں پیدا ہوا، جو رائے درگ سے 52 کیلومیٹر جنوب میں واقع ہے۔ 1962ء میں جامعہ محمدیہ رائے درگ میں داخلہ لیا، ابتداء تا فضیلت تعلیم رائے درگ میں حاصل کی، اسی دوران سری وینکٹیشورا یونیورسٹی سے فارسی میں B-A کی ڈگری حاصل کی، اور پھر 1972ء میں فراغت حاصل کی۔ اس کے بعد عثمانیہ یونیورسٹی سے BOL اور میسور یونیورسٹی سے MA کیا۔ 1972 تا 1974ء انجمن اسلامیہ ہائی اسکول گنتکل اور 1974ء تا 2009ء عمر عربک ہائی اسکول میں فارسی کا استاد رہا۔

سوال: کیا آپ کو سرکاری انعامات بھی ملے ہیں؟

جواب: جی ہاں! ضلع کرنول کے بہترین استاد کا ایوارڈ دیا گیا، پھر صوبے کا سب سے اچھا ٹیچر کا خطاب ملا، 1993ء میں ٹیچرس ڈے کے موقعہ پر صدر جمہوریہ ہند، آنجہانی ڈاکٹر شنکر دیال شرما کے ہاتھوں نئی دہلی کے تالکٹورہ اسٹیڈیم میں مجھے ملک کے بہترین فارسی استاد کا ایوارڈ دیا گیا۔

اسی سال مولانا مقتدی حسن ازہریؒ (1939ء - 2009ء) ریکٹر جامعہ سلفیہ بنارس کو بھی عربی خدمات کے صلے میں صدر جمہوریہ ایوارڈ ملا تھا۔

جب میں کویت کے دورہ پر آیا تو یہاں مرکز دعوۃ الجالیات کویت وابنائے قدیم جامعہ محمدیہ رائیدرگ کویت نے یکم مارچ 2012ء کو جمعیۃ احیاء التراث الاسلامی قرطبہ کے مرکزی کانفرنس ہال میں میری چالیس سالہ علمی، ادبی، دینی، دعوتی، جماعتی اور تدریسی خدمات کے اعتراف میں لجنۃ القارہ الہندیۃ کے مدیر عزت مآب فلاح خالد المطیری کے ہاتھوں تمغۂ پروقار پیش کیا ہے۔ حالانکہ میں اس لائق نہیں تھا لیکن ان لوگوں کی محبت وشفقت نے ایسا کرنے پر مجبور کیا، اس کا میں جتنا بھی شکریہ ادا کروں کم ہے۔

سوال: آپ کی شاعری کا آغاز کب سے ہوا اور آپ کی تصنیفات کون کونسی ہیں؟

جواب: شعروشاعری کا ذوق طالب علمی کے زمانہ سے تھا لیکن باقاعدہ شاعری کا آغاز 1974ء سے ہوا، میں دوران تعلیم مولانا سید محمد عباس حامی عمری رحمہ اللہ سے



اصلاح لیتا رہا، کرنول کے ادبی ماحول نے شعروسخن کی صلاحیتوں کو جلا بخشا، اور ادبی فکر کو بالیدگی عطا کی، میں نے اس دوران غالب دکن علامہ امیر علی خان لیسر کرنولی کی شاگردی اختیار کی، اور اردو شاعری کو عشق ومحبت، بادہ ومینا کی روایتی آلودگیوں سے نکال کر کتاب وسنت کی روشنی اور فکر سلف کی چاشنی عطا فرمائی۔

میں تصنیفی میدان میں کافی پیچھے ہوں، ویسے میرا پہلا شعری مجموعہ 'عکس جمیل' 1993ء میں منظر عام پر آیا، جبکہ دوسرا مجموعہ کلام 'ذوق جمیل' جس کی حیثیت کلیات کی ہے جو 350 صفحات پر مشتمل ہے، عنقریب بزم اردو کرنول کے زیر اہتمام شائع ہونے والا ہے۔ ویسے مقامی وملکی سطح کے اخبارات ورسائل میں میرے مضامین ومنظومات شائع ہوتے رہتے ہیں۔

سوال: اصلاح معاشرہ کے لیے آپ کونسا طریقہ اختیار کرتے ہیں اور ہندوستان کے تناظر میں کیا پریشانیاں اور مشکلات درپیش ہوتی ہیں؟

جواب: اصلاح معاشرہ ہم سب کی ذمہ داری ہے، ہم لوگ اس کام کے لیے مقامی سطح پر دعوتی واصلاحی پروگرام منعقد کرتے ہیں، جس میں مقامی اور صوبائی وملکی سطح کے ہر مسلک ومذہب کے علمائے کرام اور دانشوروں کو بلاتے ہیں، اس کے علاوہ مقامی زبان میں دعوتی کتابچے، فولڈرس وغیرہ شائع کرتے ہیں اور اس کی تقسیم مفت کی جاتی ہے، جس

JUNE.indd 8 6/25/12 5:47 PM

کے نتائج کافی بہتر ملے ہیں۔
جہاں تک مسائل اور پریشانیوں کا تعلق ہے تو اپنوں سے پریشانیاں زیادہ لاحق ہوتی ہیں، کیونکہ لوگ اپنی اصلاح کے لیے تیار نہیں ہوتے، بلکہ جو لوگ معاشرہ کی اصلاح کے لیے کھڑے ہوتے ہیں معاشرہ ان کے خلاف کھڑا ہو جاتا ہے۔ اللہ کا شکر ہے ہمارے افراد کے عزائم بلند ہیں لہذا ہم ہر پریشانیوں کو جھیلنے کے لیے تیار ہیں۔

سوال: دوسرے مکتب فکر کے لوگوں کے ساتھ آپ کے تعلقات کیسے ہیں؟

جواب: دیگر مسالک کے لوگوں سے تعلقات کافی بہتر ہیں مثلاً جماعت اسلامی، تبلیغی جماعت اور مقامی اہم شخصیات وغیرہ۔ ہم چاہتے ہیں کہ کسی طرح سے سماج کا سدھار ہو لہذا تمام لوگ ایک ساتھ چلیں گے تب ہی سماج کی برائیاں ختم ہونگی اور معاشرہ ایک صالح معاشرہ میں تبدیل ہوگا اور تمام لوگوں میں محبت و مودت کی فضا قائم ہوگی۔

سوال: داعیوں میں بنیادی صفات کیا ہونی چاہیئے؟

جواب: دعوت کا میدان بہت ہی اہم ہے کیونکہ قرآن وسنت میں اس کی بڑی اہمیت بتائی گئی ہے۔ دعوتی کام کرنے والوں کو چاہئے کہ وہ اپنے اندر اخلاص، علم وعمل، استقامت، جدوجہد، حکمت ومصلحت، مدعو کی نفسیات سے واقفیت، اور مدعو کی حیثیت اور صلاحیت کے مطابق دعوت دینے کا ملکہ جیسے صفات بدرجہ اتم پیدا کریں، تب ہی دعوت بارآور ہوگی۔ ان صفات کے بغیر دعوت ہرگز متاثر نہیں ہوسکتی۔ ڈاکٹر اقبال مرحوم نے کہا تھا:

اقبال بڑا اپدیشک ہے من باتوں میں موہ لیتا ہے
گفتار کا غازی بن تو گیا کردار کا غازی بن نہ سکا

سوال: کویت میں وقت کیسا گزرا؟

جواب۔ بہت ہی اچھا وقت گزرا، پردیس میں رہ کر وقت کو بھول گیا۔ دوران قیام بہت سارے پروگراموں میں شرکت کی۔ مرکز دعوۃ الجالیات کے علاوہ محترم محمد ہوشدار خان کے آفس میں ہونے والے ہفتہ واری پروگرام میں شرکت کی، انہوں نے مجھے کافی متاثر کیا ہے، اس پروگرام کے توسط سے محترم ڈاکٹر محمد لقمان السلفی صاحب سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا اور ان کی گفتگو سننے کا موقع ملا، ساتھ ہی مختلف مزاج اور خیالات کے لوگوں کو ایک اسٹیج پر بیٹھے ہوئے پایا۔ ایڈیٹر ماہنامہ مصباح کے توسط سے ریڈیو کویت کے میزبان عبداللہ عباسی صاحب سے بھی ملاقات ہوئی جنہوں نے ریڈیو کویت کی اردو نشریات کے ہفتہ وار پروگرام 'آج کے مہمان' میں میرا انٹرویو نشر کیا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ پردیس میں ہم وطنوں سے مل کر بڑی مسرت ہوئی جس کا اظہار زبان سے نہیں کیا جاسکتا۔

سوال: کویت میں مقیم تارکین وطن کو کیا پیغام دینا چاہیں گے؟

جواب: معاش کی تلاش میں تارکین وطن کا یہاں آنا اور حلال رزق کمانا نہایت خوش آئند امر ہے، میں نے محسوس کیا ہے کہ بیرون ممالک روزی روٹی کمانے والے اندرون ملک کے مقابلے میں کافی خوش حال ہیں اللہ تعالی ان کی خوشحالی میں مزید برکت عطا فرمائے۔

کویت میں مقیم تارکین وطن کو چاہئے کہ فرصت کے اوقات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے قرآن وحدیث کی تعلیم حاصل کریں کیونکہ یہاں جیسے فرصت کے لمحات اپنے ملک میں ملنا بہت مشکل ہے۔ ایک عربی مقولہ ہے کہ اطلب العلم من المهد إلى اللحد یعنی گود سے گور تک علم حاصل کرو، لہذا ہمیں قرآن و حدیث کی تعلیم حاصل کرنے میں کسی طرح کے شرم وحیا کو پاس نہیں آنے دینا چاہئے۔

اسی طرح ہمارے ملک کے لوگوں پر کویت کا بہت بڑا احسان ہے۔ لہذا ہمارے افراد کو چاہئے کہ اس ملک کے ساتھ وفاداری کریں اور اس ملک کی تعمیر وترقی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ کیونکہ اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: لا یشکر اللہ من لا یشکر الناس (رواہ الترمذی)۔ ''جو شخص لوگوں کا شکر ادا نہیں کرسکتا وہ اللہ کا شکر گذار بھی نہیں بن سکتا۔''

سوال: ماہنامہ مصباح کے متعلق آپ کے خیالات کیا ہیں؟

جواب: مجلّہ مصباح کو بڑا ہی اچھا پایا، اس کے مضامین معیاری اور صالح افکار پر مشتمل ہیں۔ تمام اردو داں سے مؤدبانہ التماس ہے کہ وہ اس کا مطالعہ ضرور کریں۔ اتنا خوبصورت میگزین شائع کرنے پر مصباح کے ادارتی بورڈ کو بھی مبارک باد پیش کرتا ہوں اور میری نیک خواہشات مصباح کے ذمہ داروں کے ساتھ ہیں، اور بغیر کسی مجاملت کے کہوں گا کہ اتنا خوبصورت اور معیاری میگزین ہندوستان میں مفقود ہے۔

مصباح کے ذمہ داروں سے التماس ہے کہ سوالات وجوابات، شعروشاعری اور ادبی تخلیقات کے صفحات کا ایک گوشہ ہر شمارہ میں ہوتا کہ اصحاب ذوق کی تسکین کا سامان فراہم ہوسکے۔

مجلّہ مصباح کو بڑا ہی اچھا پایا، اس کے مضامین معیاری اور صالح افکار پر مشتمل ہیں۔ تمام اردو داں سے مؤدبانہ التماس ہے کہ وہ اس کا مطالعہ ضرور کریں۔ اتنا خوبصورت میگزین شائع کرنے پر مصباح کے ادارتی بورڈ کو بھی مبارک باد پیش کرتا ہوں اور میری نیک خواہشات مصباح کے ذمہ داروں کے ساتھ ہیں، اور بغیر کسی مجاملت کے کہوں گا کہ اتنا خوبصورت اور معیاری میگزین ہندوستان میں مفقود ہے۔

جپسم بورڈ Gypsum Board
روم پارٹیشن Room Partition
گودام شفٹنگ godown Shifting
روم شفٹنگ Room Shifting
کرانے کے لیے
ہم سے اس نمبر پر رابطہ کریں
99371334-55371334
پروپرائٹر: پپّو خان انڈین

JUNE.indd 9 6/25/12 5:47 PM

نکہت گل

زخمِ جگر کی باتیں.....

اعجاز الدین عمری (کویت)
amagz@ymail.com

ہارٹ تھروبس کویت کے ملیالم ایف ایم ریڈیوں سے نشر ہونے والا ایک ہر دلعزیز پروگرام ہے ۔ پچھلے دنوں پروگرامر نے ایک بڑا ہی انوکھا موضوع چھیڑ دیا تھا۔اس نے سامعین سے پوچھا تھا کہ ''آپ اپنی زندگی کے آخری ایام (رٹائرمنٹ کے بعد کی زندگی) کہاں اور کس کے سنگ گزارنا پسند کریں گے؟''اس بارے میں بہت سارے لوگوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا مگر ان میں سے ایک جواب نے بے اختیار میری آنکھوں کو شبنمی کر گیا۔ کالر(caller) کا نام حفصہ تھا۔وہ ایک معمر خاتون ہے۔ شوہر کے انتقال کے بعد گذشتہ سولہ برسوں سے کویت میں مقیم ہے ۔ اپنی چار بیٹیوں میں سے تین کا گھر بسا چکی ہے۔ایک لڑکی اس خوبصورت گھڑی کے انتظار میں ہے۔ اس خاتون کا اپنا کوئی گھر نہیں ہے۔اس کی ساری جمع پونجی بچیوں کی تعلیم اور ان کی شادیوں میں خرچ ہو چکی ہے ۔ اس کا جواب بڑا ہی دلسوز تھا ۔ وہ کہہ رہی تھی کہ'' میری آرزو اب بس یہی ہے کہ چھوٹی کو بیاہ دینے کے بعد یہاں سے چلی جاؤں اور کسی ورڈھاشرم(Old Age Home) میں زندگی کے آخری ایام اس طرح بتا دوں کہ کسی کو مجھ سے کوئی شکایت نہ رہ جائے''

عرصہ قبل ایک پاکستانی بزرگ نے مجھے فون کیا اور ملاقات کے لیے وقت مانگا۔ جب ان سے ملاقات ہوئی تو وہ اپنے آنسو پر قابو نہ پا سکے ۔ وہ ایک باپ کی حیثیت سے اپنے نافرمان بیٹے کی شکایت لے کر پہنچے تھے ۔ وہ بیٹا جسے ماں باپ نے اپنی اولاد میں سب سے زیادہ لاڈ پیار سے پالا اور ناز و نعم میں پروان چڑھایا ۔ اپنی سکت بھر بہتر تعلیم دلانے کی کوشش کی ۔ جب وہ روزی روٹی کمانے کے لائق بنا تو کویت کی ایک نامور کمپنی میں نوکری کے لیے ویزا نکلوایا۔شادی تک سب کچھ ٹھیک چل رہا تھا ۔ اب ایک لڑکی بیوی بن کر زندگی میں کیا آئی اس کے لیے ماں باپ کچھ بھی نہ رہے تھے ۔حسرتوں کا مارا باپ ہر پل سرد آہیں بھرتا ہے گویا زبان حال سے کہہ رہا ہو کہ

صبح کو آہیں بھر لیں گے ہم رات کو نالے کر لیں گے ہم
مست رہو تم حال میں اپنے تم بن کیا ہم جی نہ سکیں گے!؟

اور ماں تو آخر ماں ہے.... ہر آہٹ پر دروازے پر نظریں



جما دیتی ہے کہ صبح کا بھولا شام کو لوٹ تو نہیں آیا...

سارے رشتے وقت کی موجوں کے ساتھ بہہ گئے
زندگی کی بھیڑ میں ہم تم اکیلے رہ گئے
قسمیں وعدے پیار چاہت اور وفاؤں کا بھرم
ریت کی دیوار تھے سو ڈھہتے ڈھہتے ڈھہ گئے

میرے ایک عزیز کویت میں موجود ایک صاحبزادے کا واقعہ سنا رہے تھے ، وہ اور اس کی ہمشیر بچپن ہی میں یتیم ہو چکے تھے ۔مگر ماں نے انہیں کبھی باپ کی کمی کا احساس نہیں ہونے دیا تھا۔اس کی ماں گھر گھر جا کر محنت مزدوری کرتی اور اپنے بچوں کی بھوک مٹاتی تھی ۔ وہ ان کی آنکھوں کو مستقبل کے حسین سپنے ہی نہیں دکھاتی بلکہ اس کی تعبیر کے لیے ازخود کوشاں رہتی ۔ اس نے انہیں تعلیم دلوائی اور اس لائق بنایا کہ وہ دنیا میں سر اٹھا کر جی سکیں ۔ آج اس کے دونوں بچے اپنے بال بچوں سمیت کویت میں مقیم ہیں ۔ماں بھی یہیں آئی ہوی ہے ۔مگر اب ماں بیٹے کے رشتے میں دراڈ پڑ چکی ہے ۔ ماں بیٹی کے گھر رہ رہی ہے ۔مہینوں سے اس نے اپنی ماں کی صورت نہیں دیکھی ہے ۔ وہ اب ایک بیٹے سے زیادہ کسی کے شوہر ہونے کا رول زیادہ نبھاتا ہے ۔ ماں نے اس کے لیے سماج میں سر اُٹھا کر جینے کے سپنے دیکھے تھے ۔مگر اس نے اسی سر کو ایک عورت کے آگے خم کیا ہوا ہے ۔ وہ جتنا ''فرماں بردار'' شوہر ہے اتنا ہی ''نافرمان'' بیٹا بنا ہوا ہے ۔ بچوں کے سوا اس ماں کا اس دنیا میں کوئی بھی نہیں ہے ۔ وہ جیسے انتظار میں ہے کہ اس کا بیٹا آئے گا اور اسے اپنے گھر لے جائے گا ۔

اک وہ ہیں جنہیں کوئی پیمانِ وفا یاد نہیں
اک ہم ہیں جنہیں کوئی جفا یاد نہیں

یہ تین واقعات تو صرف ایک آئینہ ہے ہمارے موجودہ معاشرتی نظام کا جہاں ماں باپ اپنا مقام کھوتے جا رہے ہیں ۔انفارمیشن ٹکنالوجی کے اس دور میں والدین اور اولاد کا رشتہ ناقابل یقین حد تک تعطل کا شکار ہو چکا ہے ۔تعلیم یافتہ طبقہ میں اس کا تناسب اوروں سے کہیں زیادہ ہے ۔ ایک طرف بچے گراجویٹ بن کر آئی ٹی، بی ٹی (IT, BT) میں نام کمار ہے ہیں اور اونچی نوکریوں کی تلاش میں ملک و بیرون ملک میں مقیم ہیں تو دوسری جانب ان کی خاطر اپنی جوانی، چین، سکون، آرام ...سب کچھ قربان کرنے والے ان کے والدین کی زندگی مصیبت بنی ہوی ہے ۔شاید یہ کہنا درست ہوگا کہ بچے سافٹ ویئر بنتے جا رہے ہیں اور ان کے والدین ہارڈ ویئر.....

ماں باپ کے ساتھ بچوں کا جارحانہ وظالمانہ سلوک اس حد تک بڑھ چکا ہے کہ بوڑھے ، ناتواں اور کمزور ماں باپ بے سہارا ہو کر در در کی ٹھوکر کھاتے ہیں یا اپنی قسمت پر آنسو بہاتے ہوے کسی وردھاشرم کی کنج تنہائی میں پناہ لینے پر مجبور ہیں ۔اولاد خود کو اپ ٹو ڈیٹ کرنے کے چکر میں اپنے ہی ماں باپ کو آوٹ ڈیٹڈ سمجھنے لگے ہیں ۔

برسوں پہلے جب ہم نے اس دنیا میں آنکھیں کھولیں تو ہماری زندگی کی خاطر اپنی جان خطرے میں ڈالنے والی ہماری 'ماں' تھی ۔اف کتنی تکلیفوں کے بعد اس نے ہمیں جنم دیا تھا ۔ اور جب تک ہم اس کے پیٹ میں تھے تو نڈھال ہی تو ہو گئی تھی وہ ۔اپنے تن کا خون نچوڑ نچوڑ کر پلا دیا تھا اس نے ۔ ہماری جان میں جان آجائے ، اس کے لیے پل پل اپنی جان ہلاکت میں ڈال آئی تھی وہ ۔کمزور و ناتواں تو وہ پہلے سے تھی مگر جب تک ہمیں جہانِ رنگ و بو کا دیدار کراتی ، ہلکان ہی ہو چکی تھی وہ...تبھی تو اللہ میاں فرماتے ہیں ''اور حقیقت یہ ہے کہ ہم نے انسان کو اپنے والدین کے حقوق پہچاننے کی خود تاکید کی ہے ۔اس کی ماں نے ضعف پر ضعف اُٹھا کر اسے اپنے پیٹ میں رکھا اور دو سال اس کا دودھ چھوٹنے میں لگے ۔(اسی لیے ہم نے اس کو یہ نصیحت کی کہ) میرا شکر کر اور اپنے والدین کا شکر بجالا ، میری ہی طرف تجھے پلٹنا ہے ۔''(سورۃ لقمان)

اور سورۃ الاحقاف میں فرمایا ''ہم نے انسان کو ہدایت کی کہ وہ اپنے والدین کے ساتھ نیک برتاؤ کرے' اس کی ماں نے مشقت اُٹھا کر اسے پیٹ میں رکھا' اور مشقت

JUNE.indd 10 6/25/12 5:47 PM

اُٹھا کر ہی اس کو جنا' اور اس کے حمل اور دودھ چھڑانے میں تیس مہینے لگے...

ماں اور بچوں کا رشتہ .... یہ کتنا مضبوط رشتہ ہوتا ہے۔ ''ناف'' ہر انسان کے پیٹ میں ہوتی ہے۔ مرتے دم تک رحمِ مادر میں کٹے ایام کی وہ ہمیں یاد دلاتی ہے۔ یہیں سے 'ماں' سے ہمارے رشتے کی نوعیت بھی نمایاں ہوجاتی ہے۔

بچپن میں جب ہم روتے تھے تو ماں کا چین ختم ہوتا تھا۔ جب ہم بھوک سے بلکتے تھے تو ماں اپنی بھوک بھلا کر ہمیں کھلاتی پلاتی تھی۔ اس لمحے کی اس کی خوشی کی ہم کن لفظوں سے تعبیر کر سکتے ہیں؟۔ جب ہم 'گندگی' کرتے تو نہ اس کے پیشانی پر بل پڑتا تھا اور نہ اسے صاف کرنے میں اسے کوئی پریشانی ہوتی تھی۔ ہمیں سُلاتے سلاتے نہ جانے کتنی راتیں اسے جاگ جاگ کر گذارنا پڑتا تھا۔ ہمیں سُکھ پہنچانے کی آرزو میں نہ جانے کتنے دکھ اس نے ہنس ہنس کر جھیلے ہیں۔ اگر ہم کبھی بیمار ہوتے تو بلاؤں کو کوستی ماں کے معصوم دل میں ہمارے لیے کتنی محبت ہوتی ہے، اس کا کون اندازہ لگا سکتا ہے؟

اور جب ہم کچھ بڑے ہوئے اور چلنے پھرنے کے قابل بنے تو ہم اکثر باہر رہنے کی کوشش کرتے۔ ہم جب تک باہر رہتے ماں کا دل بھی باہر ہی اٹکا رہتا تھا۔ جب ہم سکول جاتے یا کہیں باہر جاتے تو اپنے دل میں ہزاروں اندیشے پالنے والی ماں ہماری واپسی کی راہ میں آنکھ بچھا کر بیٹھ جایا کرتی تھیں۔

اپنی بیٹیوں کی شادی، ان کے کپڑے، ان کے زیورات اور ان کے مستقبل کے بارے میں، ماں سالوں تک خیال ہی خیال میں سپنے دیکھتی ہے۔ اور جب بیٹا کسی لڑکی کو بیاہ لاتا ہے تو اپنی بہو کو خوش کرنے کے بہانے تلاش کرنے والی ماں کے اندروں میں کون جانے کہ کیا جذبات ہوتے ہیں۔ مگر بیوی کو پا کر، اپنے بچوں میں اُلجھ کر اپنی ہی ماں سے روگردانی کرنے والے بیٹے سے بڑھ کر اس روئے زمین پر اور کون بدنصیب ہوسکتا ہے؟

ہمارے ماں باپ... وہ جنہوں نے اپنے خدا سے ہماری زندگیاں مانگیں، جن کی آنکھیں ہماری فرقت پر اشکبار ہوئیں، ہمارے حسین مستقبل کے لیے خواب دیکھتے دیکھتے انہوں نے اپنی ہزاروں خواہشوں کا گلا گھونٹ دیا.... بچپن میں ہماری ننھی ننھی آرزوؤں کے لیے اور بڑے ہونے کے بعد ہماری بڑی بڑی آشاؤں کی تکمیل کے لیے اپنی سکت سے زیادہ محنت کرنے والے تھے ہمارے ماں باپ...

> پردیس میں ہم نے ایسے بھی 'مردوں' کو دیکھا ہے جو اپنی بیوی بچوں سے فون میں گھنٹوں کھسر پسر کرتے ہیں مگر اپنے ماں باپ کے دل کے احوال پوچھنے کے لیے ان کے پاس دو منٹ بھی نہیں ہوتے۔ ان کا موبائل اسی وقت ڈسچارج ہوجاتا ہے۔

کل جنہوں نے ہمارا بوجھ اُٹھایا تھا آج وہی ماں باپ ہمارے لیے بوجھ بنے ہوئے ہیں۔ کل انہوں نے ہماری زندگی کے لیے اپنی زندگی داؤ پر لگادی تھی اور آج وہ کمزور اور بیمار ہیں تو ہم ان کی موت کی تمنا کر کر رہے ہیں۔ کل ہمارے چہرے پر مسکان سجانے کے لیے وہ چھپ چھپ کر آنسو بہاتے تھے اور آج ان کے ساتھ ہماری بدسلوکی پر روتے روتے ان کے آنسو خشک ہو چکے ہیں۔ کل وہ ہمارے لیے شجرِ سایہ دار تھے اور آج وہی ماں باپ سوکھے درخت کی مانند سوختہ جاں ہو چکے ہیں۔ کل جن سے گھر بھر میں چہل پہل رہتی تھی آج حالات نے ان کے ہونٹوں پر مہرِ سکوت لگا دیا ہے۔ زندگی کی شاہراہ سے ہٹا کر بے قیمت و بے وزن گھر کے کسی کونے میں پڑے رہنے پر انہیں مجبور کیا گیا ہے۔

یہ نوجوان، سارے لوگوں میں اس کے چرچے ہیں۔ ہر ایک سے مسکرا کے ملتا ہے۔ دوستوں کی محفل میں یہ شمع محفل بنا رہتا ہے۔ مگر اسکے پاس اپنے بوڑھے ماں باپ سے کہنے کو کوئی بات ہی نہیں ہوتی...! ان کے ساتھ بتانے کے لیے اسے لمحہ بھر کی بھی فرصت نہیں ہے... محض اس لیے اس نے انہیں اپنے گھر میں رکھا ہے کہ ''ورنہ لوگ کیا کہیں گے؟''....

زندگی کے ''چھوٹے بڑے'' امور میں فیصلہ لینے سے پہلے یہ ہر کس و ناکس سے مشورے کرتا ہے۔ ہر ایرے غیرے سے اس موضوع پر گفتگو کرتا ہے۔ سب کی ''شُبھ کامناؤں'' سے اپنے ارادوں کو عمل کا روپ دیتا ہے مگر ماں باپ کو اس کی اِن سرگذشتوں کی کوئی شُد بُد نہیں ملتی۔ اس کے معاملات میں 'دخل اندازی' کی انہیں سرے سے کوئی 'اجازت' ہی نہیں ہوتی۔ اگر وہ خود بڑھ کر اس کے کسی کام میں کوئی سُجھاؤ دیتے ہیں تو پھر 'قیامت' ہی کھڑی ہوجاتی ہے۔ ان پر 'بجلیاں' ٹوٹ پڑتی ہیں۔ اور کچھ اس طرح وہ انہیں خاموش کر دیتا ہے کہ ''آپ سے میں نے کوئی مشورہ نہیں پوچھا ہے'' ''مجھے سکھانے کی کوئی ضرورت نہیں'' ''میں اپنا اچھا بُرا خود سمجھتا ہوں، مجھے آپ کی نصیحتوں کی چنداں ضرورت نہیں''۔ وہ دو مجبور مخلوق یہ گستاخانہ باتیں سنتے ہیں اور اشک پی کر رہ جاتے ہیں۔

یہ شخص پردیس میں رہتا ہے۔ گھریلو حالات جب ناگفتہ بہ تھے تو ماں باپ نے بڑی کوششوں کے بعد اسے سمندر پار ملک بھیجا کہ کما کر ان کا سہارا بنے گا۔ صاحبزادے بھی بڑے 'احسان شناس' نکلے...! سات سال تک پلٹ کر نہیں دیکھا۔ یہ جاننے کی کبھی کوشش نہیں کی کہ اس کے 'ماں باپ' کس حالت میں ہیں۔ اس کی پردیس یاترا سے ان کے مسائل کیا کم ہوتے کہ یہ اس کے فراق میں اور بوڑھے ہوگئے۔ اب اس کی شادی ہوچکی ہے۔ اب کی بار پردیس پہنچے سال بھی پورا نہیں ہوتا اور اس کا دل اُڑ کر وطن جانا چاہتا ہے....!

پردیس میں ہم نے ایسے بھی 'مردوں' کو دیکھا ہے جو اپنی بیوی بچوں سے فون میں گھنٹوں کھسر پسر کرتے ہیں مگر اپنے ماں باپ کے دل کے احوال پوچھنے کے لیے ان کے پاس دو منٹ بھی نہیں ہوتے۔ ان کا موبائل اسی وقت ڈسچارج ہوجاتا ہے۔

کتنی امیدوں سے ماں باپ لڑکے کی شادی کراتے ہیں۔ انہیں کیسے پتا ہوتا کہ ان کا 'لاڈلا' عنقریب انہیں آنے والی دلہن کی 'غلامی' میں دینے والا ہے۔ انہیں کیا خبر ہوتی کہ یہ 'موہنی صورت' کی 'نازک' سی لڑکی ایک دن ان کے گھر کی 'ڈکٹیٹر' بن جائے گی اور انکی 'آنکھ کا تارہ' اتنی آسانی سے اس کی جادو کا شکار ہوجائے گا کہ اپنے ہی ماں باپ کی زندگی اجیرن بنا دیگا؟۔ ماں باپ کو بیس سال لگتے ہیں اس کو 'انسان' بنانے میں اور یہ 'عورت' بیس روز ہی میں اس کی 'انسانیت' کی دھجیاں بکھیر دیتی ہے۔

برا ہو مغربی طرزِ معاشرت کا کہ اس نے ہماری پہچان ہی ختم کر دی ہے۔ ہمارے پاس 'خاندان' ماں باپ، بھائی بہن، اور بیوی بچوں پر مشتمل ہوتا تھا۔ اگر دادا دادی، نانا نانی باحیات ہوں تو یہ بھی اسی خاندان کا حصہ ہوتے۔ اب 'فیملی' سے مقصود صرف بیوی اور بچے ہوتے ہیں۔ ماں باپ بھی اس 'فیملی' کا پارٹ نہیں بن سکتے۔

ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول! میرے حسنِ صحبت کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تیری ماں'' اس نے عرض کیا: پھر کون؟ آپ نے فرمایا ''تیری ماں'' اس نے عرض کیا: پھر کون؟ آپ نے فرمایا: ''تیری ماں'' اس نے عرض کیا: پھر کون؟ آپ نے فرمایا: ''تیرا باپ'' (بخاری، مسلم)

JUNE.indd 11 6/25/12 5:47 PM

ایک اور روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: ''تیری ماں، پھر تیری ماں، پھر تیری ماں، پھر تیرا باپ، پھر جو شخص زیادہ قریب ہے، وہ اسی قدر زیادہ مستحق ہے۔'' (مسلم)

اس حدیث کی روشنی میں اس 'فیملی' کا موازنہ کیجئے جو ہمارے سماج میں رواج پا رہا ہے اور جس میں ماں باپ کو کوئی حق ہی حاصل نہیں ہے۔ حقوق کی ادائیگی میں ہم نے اُلٹا حساب شروع کیا ہوا ہے۔ یہاں پہلا نمبر بیوی کا ہوتا ہے پھر بچوں کا اور پھر دوسروں کا... حسن صحبت کی بات اور ہے یہاں تو شادی کے بعد بیوی کی باتوں میں آکر ہم نہ ماں باپ کے ساتھ رہنا چاہتے اور نہ انہیں اپنے پاس رکھنا ہی چاہتے ہیں۔

ہم مسلمان ہیں۔ ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک ہمارے لیے صرف ایک سماجی ضرورت نہیں ہے بلکہ رب کے حکم کے ساتھ ہی وہ ہمارا مذہبی فریضہ بن چکا ہے۔ ان کی نافرمانی سے ہم رب کی نگاہوں میں گنہگار ہوجاتے ہیں۔ گناہ بھی وہ جسے کبائر میں شمار کیا گیا ہے۔ اس کی خوشنودی ان کی خوشنودی کے ساتھ مشروط ہے۔ ماں باپ کو ناراض کرنے سے وہ بھی ناراض ہوجاتا ہے۔ اور جس سے وہ ناراض ہو اس کی خیریت کی کہاں سے ضمانت مل سکتی ہے؟

ہمارے لیے رب کا حکم ہے کہ ''تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو، والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو۔ اگر تمہارے پاس ان میں سے کوئی ایک، یا دونوں، بوڑھے ہوکر رہیں تو انہیں اف تک نہ کہو، نہ انہیں جھڑک کر جواب دو، بلکہ ان سے احترام کے ساتھ بات کرو، اور نرمی و رحم کے ساتھ ان کے سامنے جھک کر رہو، اور دعا کیا کرو کہ ''پروردگار، ان پر رحم فرما جس طرح انہوں نے رحمت و شفقت کے ساتھ مجھے بچپن میں پالا تھا''۔ تمہارا رب خوب جانتا ہے کہ تمہارے دلوں میں کیا ہے۔ اگر تم صالح بن کر رہو تو وہ ایسے سب لوگوں کے لیے درگذر کرنے والا ہے جو اپنے قصور پر متنبہ ہوکر بندگی کی رویّے کی طرف پلٹ آئیں''۔

(بنی اسرائیل:23-25)

شاید ہم بھول چکے ہیں کہ جنّت اور دوزخ کا راستہ ماں باپ سے ہوکر گذرتا ہے۔ جاھمۃ ایک صحابی ہیں۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف لاتے ہیں اور آپ سے کہتے ہیں ''اے اللہ کے رسول! میں نے آپ کے سنگ جہاد میں شریک ہونے کی نیت کی ہے۔ آپ مجھے کیا مشورہ دیں گے؟'' آپ ﷺ نے دریافت کیا ''کیا تیری ماں (زندہ) ہے؟'' انہوں نے کہا ''جی ہاں'' آپ ﷺ نے فرمایا ''تو پھر اس کے ساتھ رہو کہ جنت اس کے قدموں کے نیچے ہے'' (نسائی کی روایت سے)

ایک بار پیارے نبی ﷺ نے صحابہ کی محفل میں فرمایا ''اس کی ناک خاک میں مل گئی (یعنی وہ برباد ہوگیا)! آپ ﷺ نے تین بار ان الفاظ کو دہرایا۔ صحابہؓ نے عرض کیا ''وہ (بدنصیب) کون ہے اے اللہ کے رسول؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''جس نے اپنے ماں باپ، دونوں یا ان میں سے ایک کو ان کے بڑھاپے میں پالیا مگر پھر بھی (ان کی خدمت و خاطر داری نہ کرکے) جنت سے محروم رہا (صحیح مسلم کی روایت سے)

دختر کشی کی جاہلیت جدیدہ

''افسوس کہ جو دین دختر کشی کی لعنت کو ختم کرنے کے لیے آیا تھا اور جس نے زندہ درگور کی جانے والی لڑکیوں کو حیات بخشی اور نحس کا دروازہ کہی جانے والی عورت کو سایۂ رحمت اور وسیلۂ جنت قرار دیا، اسی دین کے ماننے والے اور نبی رحمت ﷺ سے نسبت رکھنے والے نام نہاد مسلمانوں کی طرف سے بعض ایسے واقعات پیش آتے ہیں، جنہیں سن کر رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں، چنانچہ 11 اپریل 2012 کو بالآخر آفرین نامی تین ماہ کی بچی (بنگلور) کا انتقال ہوگیا، جس کو عمر فاروق نامی اس کے باپ نے سگریٹ کے چرکے دے دے کر، جسم کتر کتر کر اور دیوار سے سر ٹکرا ٹکرا کر مار ڈالا محض اس لیے کہ وہ بدبخت بیٹے کی پیدائش چاہتا تھا اور اس کے گھر میں بیٹی کی پیدائش ہوئی تھی، اس سے زیادہ شقاوت کی بات کیا ہوگی کہ خود باپ کے ہاتھوں ایک شیر خوار نومولود کا قتل ہوجائے؟ نہایت شرمناک بات ہے کہ علم و ترقی کے اس دور میں بھی ایسے انسانیت سوز واقعات پیش آتے ہیں، جو زمانہ جاہلیت کو بھی شرمسار کرتے ہیں، یہ تو پیدا ہونے کے بعد کی دختر کشی ہے، اس سے پہلے رحم مادر میں دختر کشی تو ایسی بات ہے کہ لڑکیوں کی جان بھی لے لی جاتی ہے اور کانوں کان کسی کو خبر تک نہیں ہوتی۔

11 اپریل 2012 کو بالآخر آفرین نامی تین ماہ کی بچی (بنگلور) کا انتقال ہوگیا، جس کو عمر فاروق نامی اس کے باپ نے سگریٹ کے چرکے دے دے کر، جسم کتر کتر کر اور دیوار سے سر ٹکرا کر مار ڈالا محض اس لیے کہ وہ بدبخت بیٹے کی پیدائش چاہتا تھا اور اس کے گھر میں بیٹی کی پیدائش ہوئی تھی

ایک معمولی اندازہ کے مطابق (Sex Dermination Test) ٹسٹ پر مبنی اطلاعات کی روشنی میں روزانہ پانچ تا چھ سو لڑکیاں اس عالم رنگ و بو میں آنے سے پہلے ہی موت کے گھاٹ اُتار دی جاتی ہیں، یہ قتل دشمنوں اور غیر سماجی عناصر یا غنڈوں کے ذریعہ نہیں ہوتا؛ بلکہ شفیق باپ اور ممتا سے معمور ماں کے ہاتھوں ہوتا ہے اور خاندان کے بزرگوں اور خیر خواہوں کا مشورہ بھی اس میں پوری طرح شریک رہتا ہے، گو انسانی حقوق اور خواتین کی مختلف تنظیموں کے احتجاج اور مطالبہ پر قانوناً ایسے ٹسٹ کو منع کردیا گیا ہے، لیکن جب تک اندازِ فکر میں تبدیلی نہ آئے، قانون شکنی کو کیسے روکا جاسکتا ہے؟

اصل میں لوگوں کو سمجھانے کی ضرورت ہے کہ عورت کا وجود سماج کے لیے اسی قدر ضروری ہے جس قدر مرد کا، اگر عورتوں کی شرحِ پیدائش گھٹتی چلی جائے اور مردوں کا تناسب بڑھتا چلا جائے تو اس سے ایسے سماجی مفاسد پیدا ہوں گے کہ جن کا تصور بھی دشوار ہے، خواتین پر مجرمانہ دست درازی میں اضافہ ہوگا، زنا اور اغواء کے واقعات بڑھیں گے، گھروں کا ماحول خراب ہوگا، اخلاقی انارکی پیدا ہوگی اور چوں کہ اصل میں افزائش نسل کا مدار عورت ہی کے وجود پر ہے؛ اس لیے مطلق شرحِ پیدائش کم ہوتی جائے گی اور اس کے نتیجے میں افرادی وسائل کی قلت کا سامنا ہوگا، انسان کو خاندانی نظام کے سکون سے محرومی کو گوارا کرنا پڑے گا اور اس سے ایسی بے حیائی اور بے شرمی کو راہ ملے گی، جو تصور سے بھی ماوراء ہے، خود ہندوستان میں بعض قبائلی اقوام میں عورتوں کی شرحِ پیدائش میں کمی کی وجہ سے کئی کئی مردوں کی ''مشترک بیوی'' کا شرمناک رواج موجود ہے، اسی سے دختر کشی کے جرم کی سنگینی کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

اگر ہم صرف والدین کو دختر کشی کی اس ''جاہلیت جدیدہ'' کا مجرم قرار دیں، تو شاید انصاف نہ ہو، پورا سماج اس کا مجرم ہے، وہ ظالم سماج جو اپنے لڑکوں کو بازار کے سامان کی طرح اُونچی قیمتوں پر فروخت کرتا ہے، جو چاہتا ہے کہ لڑکیوں کے والدین سے ان کی رگ گلو کا آخری قطرۂ خون بھی وصول کرلے، جس کو حرص و طمع نے سیم و زر کا ایسا پیاسا بنا دیا ہے کہ جسے کوئی سگ گزیدہ مریض ہو، اور جس کی بے رحمی و شقاوت اور سنگدلی پر شاید درندے بھی شرماتے ہوں، جب تک ہم اس اصل مرض کا علاج کرنے میں کامیاب نہ ہوں، دختر کشی کے جرم کو روک نہیں سکتے۔

قرآن مجید نے زندہ درگور کی جانے والی لڑکیوں کی بابت عجیب نقشہ کھینچا ہے کہ خدا کا دربار انصاف لگا ہوگا، خدا پوری شان قہاری کے ساتھ جلوہ افروز ہوگا، ناحق قتل کردی جانے والی پھولوں کی طرح معصوم بے گناہ لڑکیاں لائی جائیں گی، پھر اللہ تعالیٰ ان سے دریافت فرمائیں گے کہ آخر یہ کس جرم میں قتل کی گئی ہیں بأی ذنب قتلت ؟ (التکویر:9) شاید اس وقت ان لڑکیوں کے قاتل باپ یا ماں بھی کٹہرے میں کھڑے ہوں گے، وہ ڈاکٹر اور معالج بھی جن کا فریضہ بہ حد امکان زندگی کی حفاظت ہے نہ کہ زندگی کا خاتمہ، اور شاید وہ پورا سماج بھی جو بالواسطہ ان بے گناہوں کے قتل میں شریک و سہیم ہے!'' (مولانا خالد سیف اللہ رحمانی کی ایک تحریر کا اقتباس)

JUNE.indd 12 6/25/12 5:47 PM

آداب وحقوق

دوسری قسط

اولاد کے حقوق

احتشام الحق سلفی

shaz_bazmi@yahoo.co.in

پچھلی قسط میں حقوق اولاد کے ضمن میں بچے کی پیدائش، رضاعت وحضانت، تربیت وتعلیم، روزگار اور معاشی استحکام، اور شادی سے متعلقہ مسائل پر تفصیلی گفتگو ہوچکی ہے، ذیل کے سطور میں ہم شادی کا تتمہ پیش کرنے کے ساتھ ساتھ اولاد کے باقی حقوق کی وضاحت کریں گے:

(7) شادی کے ضابطے

(1) **دونوں کا مخالف جنس کا ہونا:** یعنی اسلام ایک مرد کی شادی کسی عورت سے اور کسی عورت کی شادی ایک مرد ہی سے جائز قرار دیتا ہے۔ اسلام میں شادی کا مقصد محض جنسی تسکین نہیں بلکہ افزائش نسل اور بقائے نسل بھی ہے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے: يَـٰٓأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا اسی کے ساتھ یہ وضاحت بھی کرتا ہے: وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً یعنی شادی ایسے جوڑے میں ہو جو بچوں کی پیدائش کا ذریعہ ہے۔

(2) **دونوں کا مسلمان ہونا:** اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا کہ کوئی شخص جس کو چاہے پسند کرلے اور اس سے شادی رچالے بلکہ شادی کے لیے ضروری ہے کہ دونوں مسلمان ہوں۔ قرآن اس کی وضاحت کرتا ہے: وَلَاتَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ وَ لَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوا وَ لَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ''خواہ وہ پہلے سے مسلمان ہوں یا محض شادی کے لیے اسلام قبول کیا ہو۔ اسلام اہل کتاب سے شادی کی اجازت دیتا ہے لیکن موجودہ صورت حال میں اس سے بھی اجتناب کیا جانا چاہیے۔

(3) **محرمات یا ان رشتوں سے ان کا تعلق نہ ہو جن سے شادی اسلام نے حرام قرار دی ہے:** اسلام حرمت نسب کا خاص خیال رکھتا ہے۔ چند رشتوں کی وضاحت کرتا ہے جن کی حرمت کو پامال نہیں کیا جاسکتا ہے۔ گویا کسی شخص کو یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ ان رشتوں میں سے کسی کو شادی کے لیے پسند کرے۔ (اس کی وضاحت سورہ نساء کی آیت 22 اور 23 میں کی گئی ہے۔

(4) **نکاح:** اسلامی نظام میں شادی کا ذریعہ نکاح ہے۔ یعنی زوجین کا ایجاب وقبول۔ نکاح کا بھی ایک مکمل ضابطہ ہے۔ ضروری ہے کہ نکاح کا اعلان کیا جائے۔ اسلام چوری چھپے شادی کی اجازت نہیں دیتا ہے، اس لیے دونوں جس سماج میں رہتے ہوں اس میں شادی کا اعلان ہونا چاہیے۔ دو عادل گواہ مقرر کیے جائیں۔ ولی کی اجازت ہونی چاہئے البتہ ولی کو بھی یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ اپنی بچی کی شادی اس کی پسند کے خلاف کریں اور مہر مقرر کیے جائیں۔

موجودہ وقت میں بچوں کی شادی کے سلسلہ میں ایک عجیب رویہ پایا جاتا ہے۔ معاشی استحکام اور تعلیم کے نام پر شادی میں خاصی تاخیر کی جاتی ہے۔ بلاشبہ اسلام بھی شادی کے لیے معاشی استحکام کا مخالف نہیں ہے اور اگر کوئی شخص بیوی کا نفقہ اور لازمی ضروریات پورا کرنے کا اہل نہیں ہے تو اس پر کوئی زبردستی نہیں ہے۔ لیکن جہاں ان کی بنیادی ضرورتیں پوری ہوسکتی ہیں وہاں بھی شادی میں تاخیر کی جاتی ہے۔ حالانکہ اللہ تعالی کہتا ہے کہ تم اپنے کنوارے لڑکوں اور لڑکیوں کی شادی کرادو اگر وہ نادار ہیں تو اللہ تعالی اپنے فضل سے انہیں غنی کردے گا۔

(8) مالی حقوق:

اسلام اولاد کو بھی کئی جہتوں سے مالی حق عطا کرتا ہے۔ والدین پر یہ ذمہ داری عائد کرتا ہے کہ اس کی لازمی ضروریات پوری کی جائے، اس کی تعلیم وتربیت کا انتظام کیا جائے اور اسے معاشی استحکام کا ماحول فراہم کرایا جائے ساتھ ہی والدین میں سے ہر ایک کی جائیداد اور ملکیت سے دوسرے حصہ داروں کی ادائیگی کے بعد لڑکوں اور لڑکیوں کے درمیان کل مال تقسیم کردیا جائے۔ البتہ لڑکے لڑکیوں کے حصوں سے دوگنا پائیں گے۔

> اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا کہ کوئی شخص جس کو چاہے پسند کرلے اور اس سے شادی رچالے بلکہ شادی کے لیے ضروری ہے کہ دونوں مسلمان ہوں..... اسلام اہل کتاب سے شادی کی اجازت دیتا ہے لیکن موجودہ صورت حال میں اس سے بھی اجتناب کیا جانا چاہیے۔

والدین کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ لڑکے کی بیوی اور لڑکی کے شوہر کے ساتھ حسن سلوک کے ساتھ پیش آئیں۔ ان کی عزت کریں۔ ان کے ساتھ ایسا برتاؤ نہیں ہونا چاہئے جس سے احترام انسانیت پامال ہوتا ہو۔ بعض گھروں میں بیٹے اور داماد کے درمیان ایسا امتیاز برتا جاتا ہے جس سے بیٹے میں احساس کم تری کا احساس پیدا ہوتا ہے۔

بچوں کی اولاد کے ساتھ سلوک: اپنے بچوں سے محبت کی علامت ہے کہ ان کے بچوں کے ساتھ پیار ومحبت اور شفقت کا برتاؤ رکھا جائے۔ خاص طور پر جب کسی لڑکے یا لڑکی کا انتقال ہوجائے اور اس کے چھوٹے چھوٹے بچے ہوں تو جہاں اس کی خبر گیری اور اس کی تربیت وتعلیم کا انتظام کیا جائے وہیں اگر وہ اپنے بچوں کے لیے کچھ مال چھوڑ کر نہ گئے ہوں اور والدین صاحب مال ہو تو ایسی صورت میں ان بچوں کو قدرے معاشی استحکام پہنچانا چاہیے۔ اسلام میں نہ صرف اس کی اجازت ہے بلکہ عین مطلوب ومقصود بھی ہے۔ اگر چاہیں تو ایک تہائی مال سے ان کے لیے وصیت کی جاسکتی ہے۔

برصغیر کے تناظر میں دیکھا جائے تو یہاں جو معاشرت رائج ہے اس میں عام طور پر بچے اپنی کمائی اپنے والدین کو دیتے ہیں اس سے جو دولت اور جائیداد جمع ہوتی ہے اس پر والدین یا والد کا تصرف ہوتا ہے۔ بسا اوقات کوئی شخص، جس کی کمائی سے مشترکہ دولت جمع ہوتی ہے، انتقال کرجاتا ہے اور اس مال پر جو اس کی کمائی سے جمع ہوا ہے، والدین کا تصرف ہونے کی وجہ سے اس کی اولاد محجوب سمجھی جاتی ہے۔ ایسے مسائل پر اہل علم کو غور کرنے کی ضرورت ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ایسی صورت میں بیٹے کی اولاد بقدر اولی مستحق ہے کہ اس مشترکہ مال میں اس کی مناسب حصہ داری مقرر کی جائے۔

اسی طرح بیٹے اور بیٹیوں کی اولاد میں بھی کسی طرح کا امتیاز نہیں ہونا چاہیے۔ دونوں برابر کی شفقت ومحبت اور ہمدردی کے حق دار ہیں۔ (جاری)

JUNE.indd 13 6/25/12 5:48 PM

آپ کے مسائل اور ان کا حل

شیخ محمد صالح المنجد

جنت میں ایسی چیزیں کیوں ملیں گی جو دنیا میں حرام ہیں

سوال: ایک عیسائی کا سوال ہے کہ اسلام ایسی چیزوں کی جنت میں بشارت کیوں دیتا ہے جو دنیا میں حرام ہیں؟ مثلاً شادی کے بغیر عورت و مرد کے تعلقات جو کہ حرام ہیں، اگر مسلمان ان سے بچے تو جنت میں اسکے بدلے اسے حوریں ملیں گی، کیا یہ عجیب چیز نہیں؟

جواب: اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں جنت اور اس کی نعمتوں، اس کی صفات اور جنتی لوگوں کی صفات کا متعدد مقامات پر تذکرہ فرمایا ہے، جس پر ہمارا پختہ ایمان اور مضبوط عقیدہ ہے۔

اور اس سوال کا جواب دینے سے قبل ہم ایک اہم نکتے کی وضاحت مناسب سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالی کو اختیار ہے کہ اس دنیا میں دنیا والوں پر جو چاہے حرام کرے کہ وہی ان اشیاء کا خالق اور مالک ہے لہذا کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ اللہ تعالی کے حکم پر اپنی بیمار رائے اور الٹی فہم کے ساتھ اعتراض کرے۔

رہا یہ مسئلہ کہ اللہ تعالی نے کچھ چیزیں جنہیں دنیا میں حرام قرار دی ہیں، ان کے ترک کرنے والے کو آخرت میں ان کا بدلہ دے گا، مثلاً شراب، زنا اور مردوں کا ریشم پہننا وغیرہ تو ایسا اس لیے کہ اللہ تعالی اطاعت کرنے اور دنیا میں اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرنے والے کو آخرت میں بہترین بدلہ دینا چاہتا ہے۔

حرمت کی علت کیا ہے، اس سلسلے میں درج ذیل نکات بیان کیے جاتے ہیں:

اول: ضروری نہیں کہ ہم حرمت کی ساری علتیں جان سکیں، نصوص میں اصل یہی ہے کہ انہیں تسلیم کیا جائے اگرچہ ہمیں علت کا علم نہ ہو کیونکہ اسلام اللہ تعالی کی مکمل اطاعت پر مبنی ہے۔

دوم: بعض اوقات ہم پر حرمت کی علت ظاہر ہو جاتی ہے مثلاً زنا کے سبب فساد پیدا ہونا، نسب نامے میں خلط ملط ہونا اور مہلک امراض کا پیدا ہونا وغیرہ۔

اور یہ علت حور کے ساتھ تعلق میں بالکل نہیں پائی جاتی، کیونکہ جنت میں حوریں تو اپنے ان خاوندوں کے لیے چھپائی ہوئی ہوں گی جن کو دنیا میں حرام سے بچنے اور صبر کرنے کی بنا پر یہ بدلہ ملے گا۔

سوم: بیشک اللہ عزوجل نے آدمی کے لیے دنیا کے اندر قانون بنایا ہے کہ ایک وقت میں چار سے زیادہ عورتیں جمع نہیں کر سکتا۔ تو وہی جنتیوں کو بطور انعام جتنی چاہے حوریں عطا کر دے، دنیا میں حرام ہونا اور آخرت میں جائز ہونا اس میں کوئی تعارض نہیں کیونکہ ان دونوں کے احکام اللہ تعالی کی مشیت کے اعتبار سے مختلف ہیں۔

چہارم: ہوسکتا ہے کہ یہ حرمت اللہ تعالی کی طرف سے اپنے بندوں کی آزمائش کے لیے ہو کہ جو احکام انہیں دیے جاتے ہیں ان پر عمل کرتے ہیں یا نہیں اور جس سے انہیں روکا جاتا ہے اس سے وہ رکتے ہیں یا نہیں۔

پنجم: دنیاوی احکام آخرت کی طرح نہیں ہیں۔ دنیا کی شراب عقل کو ماؤف کر دیتی ہے جبکہ آخرت کی شراب اس کے برخلاف ہوگی کہ اس سے نہ تو عقل میں فتور آئے گا اور نہ ہی سر چکرائے گا اور نہ ہی پیٹ میں مروڑ پیدا ہوگا۔

غیر شادی شدہ عورتوں کو جنت میں کیا ملے گا

سوال: اگر عورت جنت میں داخل ہوئی اور اس کی دنیا میں شادی نہیں ہوئی تھی یا ہوئی تو تھی لیکن شوہر جنتی نہ ہو سکا تو اس کے لیے کیا ہے؟

جواب: اس کا جواب اللہ تعالی کے اس فرمان سے مستفاد ہے:

''جس چیز کو تمہارا جی چاہے اور جو کچھ تم مانگو سب تمہارے لیے (جنت میں موجود) ہے''۔ (الاعراف:31)

دوسری جگہ ارشاد ہے: ''اور ان کے جی جس چیز کی خواہش کریں اور جس سے ان کی آنکھیں لذت پائیں' سب وہاں ہوگا اور تم اس میں ہمیشہ رہو گے''۔ (الزخرف 71)

لہذا اگر عورت جنتی ہوگی اور اس نے دنیا میں شادی نہیں کی تھی یا شادی تو کی تھی لیکن شوہر جنت میں داخل نہ ہو سکا تو ایسی عورتوں کی شادی ان کی خواہش کے مطابق ان جنتی مردوں سے کرادی جائے گی جن کی بیویاں جنت میں نہ جا سکی تھیں یا جنہوں نے دنیا میں شادی نہیں کی تھی، ان کے پاس حوریں تو ہوں گی ہی، اسی طرح ان کی چاہت سے دنیا کی عورتوں سے بھی ان کی شادیاں کرادی جائیں گی۔ اس طرح جن عورتوں کے پاس دنیاوی شوہر نہ ہوں گے ان کی خواہش کے مطابق جنت میں ان کی شادیاں کرادی جائیں گی۔ (فتاوی الشیخ ابن عثیمین 2/52)

کیا اہل جنت کی زبان عربی ہوگی؟

سوال: ہم جاننا چاہتے ہیں کہ اہل جنت کی زبان کیا ہوگی، کیا عربی زبان ہوگی؟

جواب: قرآن اور صحیح حدیث میں کہیں وارد نہیں کہ اہل جنت کی زبان عربی ہوگی، البتہ اس سلسلے میں ایک روایت آتی ہے: ''عرب سے تین چیزوں کی بنیاد پر محبت کرو، کیونکہ میں عربی ہوں، قرآن عربی زبان میں ہے اور اہل جنت کی زبان عربی ہے''۔ اس حدیث کو امام ابن جوزیؒ نے من گھڑت قرار دیا ہے، اسی طرح علامہ البانیؒ نے بھی موضوع کہا ہے (الضعیفۃ حدیث نمبر 160) اس لیے اہل جنت کی زبان کونسی ہوگی اس سلسلے میں کوئی صحیح روایت ثابت نہیں لہذا اس تعلق سے سکوت اختیار کرنا اور اسکے علم کو اللہ کے حوالے کر دینا ہی مناسب ہے۔

اہل جنت کی عمریں کتنی ہوں گی؟

سوال: جنت میں جنتیوں کی عمریں کتنی ہوں گی۔

جواب: اس سلسلے میں ایک حدیث آئی ہے کہ اہل جنت جب جنت میں داخل ہوں گے تو ان کی عمر 33 سال کی ہوگی۔ (ترمذی 2545 البانیؒ نے تخریج المشکاۃ 5634 میں اسے حسن کہا ہے)۔ اس عمر میں جو حکمت پائی جاتی ہے وہ کسی سے مخفی نہیں کہ یہ حصولِ لذت کے لیے کامل ترین عمر ہے''۔ (حادی الارواح صفحہ 111)

انسان کا قد

سوال: کیا آدم علیہ السلام کے زمانے میں انسان چھوٹے قد کا تھا، پھر آہستہ آہستہ لمبا ہوتا گیا یا اسکے برعکس تھا؟۔

جواب: اللہ تعالی نے آدم علیہ السلام کو ساٹھ ہاتھ لمبا پیدا فرمایا تھا پھر اس کے بعد تدرج کے ساتھ آہستہ آہستہ اس میں کمی ہوتی گئی حتی کہ جتنا قد آج ہے اس پر ٹھیراؤ پیدا ہوگیا اور اس کی دلیل نبی ﷺ کا یہ فرمان ہے جسے امام بخاریؒ نے صحیح بخاری میں نقل کیا ہے:

''اللہ تعالی نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو ان کا قد ساٹھ ہاتھ لمبا تھا تو آج تک اس میں کمی ہو رہی ہے''۔

(بخاری حدیث نمبر (3326) مسلم حدیث نمبر (2841)

JUNE.indd 14 6/25/12 5:48 PM

نوید سحر

حکمت کے موتی.....حمیتِ دین

حمیت اسلام کیا چیز ہے اور کیوں فرض کی گئی ہے؟ اس کو تم ایک مثال سے بآسانی سمجھ سکتے ہو۔ فرض کرو کہ ایک شخص تم سے دوستی کرتا ہے مگر ہر آزمائش کے موقع پر یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس کو تم سے کوئی ہمدردی نہیں۔ وہ تمہارے فائدے اور نقصان کی کوئی پرواہ نہیں کرتا، جس کام میں تمہارا نقصان ہوتا ہو اس کو وہ اپنے ذاتی فائدے کی خاطر بے تکلف کر گزرتا ہے، جس کام میں تمہارا فائدہ ہوتا ہے اس میں تمہارا ساتھ دینے سے وہ صرف اس لیے پرہیز کرتا ہے کہ اس میں خود اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ تم پر کوئی مصیبت آئے تو وہ تمہاری کوئی مدد نہیں کرتا، کہیں تمہاری برائی کی جارہی ہو تو وہ خود بھی برائی کرنے والوں میں شریک ہو جاتا ہے یا کم از کم تمہاری برائی کو خاموشی کے ساتھ سنتا ہے۔ تمہارے دشمن تمہارے خلاف کوئی کام کریں تو وہ ان کے ساتھ شریک ہو جاتا ہے یا کم از کم تمہیں ان کی شرارتوں سے بچانے کی ذرا کوشش نہیں کرتا۔ بتاؤ! کیا تم ایسے شخص کو اپنا دوست سمجھو گے؟ تم یقیناً کہو گے ہرگز نہیں، اس لیے کہ وہ محض زبان سے دوستی کا دعویٰ کرتا ہے مگر درحقیقت دوستی اس کے دل میں نہیں ہے۔ دوستی کے معنی تو یہ ہیں کہ انسان جس کا دوست ہو اس سے محبت اور خلوص رکھے، اس کا ہمدرد و خیر خواہ ہو، وقت پر اس کے کام آئے، دشمنوں کے مقابلہ میں اس کی مدد کرے، اس کی برائی سننے تک کا روادار نہ ہو۔ جب یہ بات اس میں نہیں تو وہ منافق ہے، اس کا دوستی کا دعویٰ جھوٹا ہے۔

اسی مثال پر قیاس کر لو کہ جب تم مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتے ہو تو تم پر کیا فرض عائد ہوتا ہے۔ مسلمان ہونے کے معنی یہ ہیں کہ تم میں اسلامی حمیت ہو، ایمانی غیرت ہو، اسلام کی محبت اور اپنے مسلمان بھائیوں کی سچی خیر خواہی ہو۔ تم خواہ دنیا کا کوئی کام کرو اس میں اسلام کا مفاد اور مسلمانوں کی بھلائی ہمیشہ تمہارے پیش نظر رہے۔ اپنے ذاتی فائدے کی خاطر یا اپنے کسی ذاتی نقصان سے بچنے کی خاطر تم سے کبھی کوئی ایسی حرکت سرزد نہ ہو جو اسلام کے مقاصد اور مسلمانوں کی فلاح کے خلاف ہو اور ہر اس کام میں دل اور جان اور مال سے حصہ لو جو اسلام اور مسلمانوں کے لیے مفید ہو اور ہر اس کام سے الگ رہو جو اسلام اور مسلمانوں کے لیے نقصان دہ ہو۔ اپنے دین اور اپنی دینی جماعت کی عزت کو اپنی عزت سمجھو، جس طرح تم خود اپنی توہین برداشت نہیں کر سکتے اسی طرح اسلام اور اہل اسلام کی توہین بھی برداشت نہ کرو۔ جس طرح تم خود اپنے خلاف اپنے دشمنوں کا ساتھ نہیں دیتے اسی طرح اسلام اور مسلمانوں کے دشمنوں کا بھی ساتھ نہ دو۔ جس طرح تم اپنی جان، مال اور عزت کی حفاظت کے لیے ہر قسم کی قربانی پر آمادہ ہو جاتے ہو اسی طرح اسلام اور مسلمانوں کی حفاظت کے لیے بھی ہر قربانی پر آمادہ رہو۔ یہ صفات ہر اس شخص میں ہونی چاہئیں جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہو۔

(اقتباس کتاب: دینیات۔ مصنف: سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ)

مردِ مسلمان . . . .

ہر لحظہ ہے مومن کی نئی شان، نئی آن
گفتار میں ، کردار میں، اللہ کی برہان
قہاری و غفاری و قدوسی و جبروت
یہ چار عناصر ہوں تو بنتا ہے مسلمان
ہمسایۂ جبریلِ امیں بندہ خاکی
ہے اس کا نشیمن نہ بخارا نہ بدخشان
یہ راز کسی کو نہیں معلوم کہ مومن
قاری نظر آتا ہے ، حقیقت میں قرآن
قدرت کے مقاصد کا عیار اس کے ارادے
دنیا میں بھی میزان، قیامت میں بھی میزان
جس سے جگرِ لالہ میں ٹھنڈک ہو، وہ شبنم
دریاؤں کے دل جس سے دہل جائیں، وہ طوفان

(علامہ اقبالؒ)

Website of the month

www.quranurdu.com دینی علوم کا خزانہ ہے، تفاسیر قرآن، کتب احادیث اور بے شمار دینی کتب اردو، پشتو عربی اور انگریزی زبان میں موجود ہیں۔ خصوصی طور پر مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ کی تفہیم القرآن پروگرام کی شکل میں موجود ہے۔ جس سے سورتوں اور آیات کی تلاش بآسانی کی جاسکتی ہے۔

مشعلِ راہ.....سیدھا راستہ

سیدھا راستہ کیا ہے۔ اور اسکی اہمیت کیا ہے؟ سیدھا راستہ یہ ہے کہ انسان دنیا میں وہ طرزِ عمل اختیار کرے جو اسے اپنے رب تک پہنچا دے۔ اور اسکی رضا جنت کی شکل میں حاصل کرے۔ یہ راستہ اللہ کی کتاب قرآن مجید اور اسکے نبی ﷺ کی سیرت پر مشتمل ہے۔ یہ دونوں سرچشمہ ہائے ہدایت انسان کو جس طرزِ عمل کو اختیار کرنے کی ہدایت دیتے ہیں وہی دراصل کامیابی کا راستہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ایک دفعہ زمین پر ایک سیدھی لکیر کھینچی اور فرمایا کہ یہ سیدھا راستہ یعنی صراط مستقیم ہے۔ اور پھر دائیں اور بائیں ٹیڑھی لکیریں کھینچیں اور فرمایا کہ یہ شیطان کے راستے ہیں۔ اور ہر راستہ کے سرے پر ایک شیطان بیٹھا ہوا ہے۔ اس سیدھے راستے کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مومنین کے اوپر یہ لازمی قرار دیا ہے کہ وہ نماز کی ہر رکعت کے اندر یہ دعا کریں کہ اے اللہ ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔ سیدھے راستے (صراط مستقیم) پر چلتے ہوئے آدمی اپنی منزلِ مقصود تک پہنچ سکتا ہے۔ اور جونہی اس نے سیدھا راستہ چھوڑ دیا وہ منزلِ مقصود سے دور ہو گیا۔ اور ظاہر ہے یہ سیدھا راستہ علم کے بغیر حاصل نہیں کیا جاسکتا ہے۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

"چوں شمع از پئے علم باید گداخت کہ بے علم نتواں خدا را شناخت"

''علم حاصل کرنے کے لیے موم بتی کی طرح پگھلنا چاہیے کیونکہ علم کے بغیر اللہ کو نہیں پہچانا جاسکتا''۔

(مولانا محمد کمال۔ فروانیہ)

وزارۃ الاوقاف والشئون الاسلامیہ کی اجازت سے
اسلامک ایجوکیشن کمیٹی کے تحت دروس قرآن خیطان میں

مسجد	دن	وقت
نقاء العدوانی عقب محامید	بدھ	بعد نمازِ عشاء
عبداللہ العثمان	جمعہ	بعد نمازِ جمعہ
فھد السند نزد جمعیۃ الخیطان	ہفتہ	بعد نمازِ عشاء

دورہ تفسیر قرآن برائے مردوخواتین

اِن شاء اللہ 1 رمضان المبارک سے تراویح کے ساتھ شروع ہوگا۔

بمقام: دارالقرآن فحاحیل

دورہ تفسیرِ قرآن برائے خواتین

دورہ تفسیر قرآن برائے خواتین اِن شاء اللہ 1 جولائی 2012 سے روزانہ صبح 9 بجے تا 11 بجے شروع ہوگا۔ (اردو جاننے والی بہنیں شرکت فرمائیں)

بمقام: مسجد طاوس الیمانی– قطعہ 1– شارع حاتم طائی، ابوحلیفہ

رابطہ نمبر 66135995-97949655-99078166

اسلامک ایجوکیشن کمیٹی کویت

ieckuwait@hotmail.com

JUNE.indd 15 6/25/12 5:48 PM

آخری قسط

سنئے! آپ کا بچہ آپ سے کیا چاہتا ہے؟

تحریر و تحقیق: اشتیاق احمد



- کیا آپ کو معلوم ہے کہ اگر خدانخواستہ آپ دونوں کے راستے جدا ہو جائیں تو مجھ پر کیا بیتے گی؟ اللہ کیلئے ایسا تصور بھی ذہن میں نہ لائیں۔ سنا ہے آپ نے یا نہیں؟
- مجھ سے بھی آپ بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں مثلاً ذمہ، برداشت اور حلم و بردباری وغیرہ۔
- میرے مستقبل میں میرے تعلیمی اخراجات کے لیے ابھی سے بچت شروع کر دیں۔
- میں ضرور اپنے آپ میں تبدیلی پیدا کرلوں گا/کرلوں گی مگر پہلے باری آپ کی ہے۔
- مجھے اس طرح دیکھنے اور سمجھنے کی کوشش کریں جس طرح میں اپنے آپ کو دیکھتا ہوں اور سمجھتا ہوں۔
- فواحش و منکرات کے ماحول میں میری تربیت سے غفلت کے خطرناک نتائج نکل سکتے ہیں۔
- میری زبان سے لوگوں کی شکایات اس قدر ہمدردی اور دلچسپی سے نہ سنیں کہ میرا مزاج ہی شکایتی بن جائے۔
- مجھے رشوت لے کر کہنا ماننے کی عادت نہ ڈالیں بلکہ غیر مشروط اطاعت کی تربیت دیں۔
- میرے مطالبات اور فرمائشوں کو نتائج و ثمرات اور نفع اور نقصان کی کسوٹی پر پرکھ کر پورا کریں۔
- مثال بن کر میری رہنمائی کریں نہ کہ زبانی کلامی۔
- مجھے دادا، دادی، نانا، نانی، اور گھر کے افراد کی ہر قیمت پر عزت اور خدمت کرنے کی تربیت دیں۔
- مجھے کفایت شعاری اور بچت کا سبق ضرور پڑھائیں مگر تنگ دلی اور کنجوسی کی قیمت پر نہیں۔
- ٹانگیں توڑنے اور جان سے مارنے جیسی غیر حقیقی اور خالی خولی دھمکیاں دے دے کر ڈھیٹ اور لاپرواہ نہ بنائیں۔
- مجھے اس قدر اپنائیت اور وسیع الفطرتی کا احساس دلائیں کہ میں اپنے خواب، خیالات اور تحفظات کا اظہار دوسروں کی بجائے آپ سے کروں۔
- ہمارے پیارے رسول ﷺ تو بچوں کو بھی سلام میں پہل کیا کرتے تھے، نہ جانے آپ مجھے سلام کرتے ہوئے کیوں شرم محسوس کرتے ہیں۔
- اپنے ذاتی اور باہمی رازوں کی احتیاط سے حفاظت کریں۔ مجھ پر ظاہر ہونگے تو میں انہیں فاش بھی کر سکتا ہوں۔ بچہ جو ہوں۔
- سگریٹ اور نسوار سے مجھے شدید نفرت ہے۔ آپ بھی ان سے نفرت کریں۔
- اگر میں اپنے بہن بھائیوں یا دوسرے بچوں سے جھگڑالو پن کا مظاہرہ کروں تو مار پیٹ کی بجائے میرے جیب خرچ یا دیگر مراعات میں کمی کر دیں۔ آپ کو حیران کن نتائج ملیں گے۔
- جناب من! دوسروں کو کنٹرول کرنے سے پہلے اپنے آپ کو کنٹرول کرنا پڑتا ہے۔
- آپ کا مزاج جمہوری اور مشاورتی ہونا چاہیے نہ کہ آمرانہ۔
- تحکم نہیں ترغیب و تربیت جناب والا!
- اپنی پسند و ناپسند کو مجھ پر اس حد تک نہ ٹھونسیں کہ میرے اعتماد کی عمارت ہی زمیں بوس ہو جائے۔
- کام بگڑ جانے پر سرزنش کا خوف مجھے ذہنی تناؤ کا شکار رکھتا ہے۔
- میری کسی بھی ناپسندیدہ عادت کو اسکی نشوونما کے ابتدائی مرحلے میں ہی بدلنے کی کوشش کریں، اسکی پختگی کی صورت میں ہم دونوں کے لیے مشکلات بڑھ جائیں گی۔
- کبھی کبھی میری عدم موجودگی میں میرا بستہ چیک کریں، کہیں اس میں اخلاق سوز تصاویر، رسائل اور کتب موجود نہ ہوں۔
- اگر میں کبھی آئینے کے سامنے کھڑا ہو کر اوٹ پٹانگ اور مہمل باتیں کروں تو برا نہ مانیں۔ کبھی کبھی آزاد موڈ میں رہنا مجھے اچھا لگتا ہے۔
- کیا یہ انصاف ہے کہ دوسروں کا غصہ بھی مجھ پر ہی نکلے؟۔
- آپ کا غصہ بجا سہی مگر آپ کو اس بات کا علم ہونا چاہیے کہ آپ غصے میں ہیں۔
- آپ بہت اچھے ہیں مگر غصے کے وقت بالکل اچھے نہیں لگتے، یقین نہ آئے تو دیکھ کر تجربہ کر لیں آپ کو بھی اپنا چہرہ اچھا نہیں لگے گا۔
- میرے پیارے نبی ﷺ نے غصے کی حالت میں کھڑے ہونے کی صورت میں بیٹھ جانے، بیٹھے ہونے کی صورت میں لیٹ جانے، ٹھنڈا پانی پینے اور اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھنے کا تیر بہدف نسخہ بتایا ہے آپ بھی غصے کے وقت اس نسخے کو آزمائیں نا.....
- مجھے کھلائیں سونے کا لقمہ مگر دیکھیں شیر کی آنکھ سے۔
- آپ خود بھی ان نصیحتوں کے ذریعے کامیاب والدین بن سکتے ہیں جو آپ مجھے کرتے ہیں۔
- میں آپ کا کتنا فرمانبردار اور خدمت گزار ہوں؟ اسکا انحصار اس بات پر بھی ہے کہ آپ اپنے والدین کے کتنے فرماں بردار اور خدمت گزار رہیں یا تھے؟
- اس تلخ حقیقت کو ذہن میں رکھیں کہ آپ میری تربیت نوکروں کے ذریعے کروائیں تو آپ کا بڑھاپا بھی شائد انہیں کے سہارے گذرے۔
- آج آپ میری تعلیم و تربیت کی ضروریات پوری کرتے ہیں اور مجھے وقت دیتے ہیں کل کو میں بھی آپ کو تنہا نہیں چھوڑوں گا/گی (ان شاءاللہ)۔
- سوتے وقت مجھے کہانی سنانا نہ بھولیں۔
- میں چاہتا ہوں/چاہتی ہوں کہ میرے بستے میں نصابی کتابوں کے علاوہ ایک اچھی سی تربیتی کتاب بھی موجود ہو۔
- باہر سے اترے ہوئے چہرے کے ساتھ نہیں بلکہ ہشاش بشاش موڈ میں تشریف لائیں۔
- غیر مطلوب کام یا عادت سے روکنے کیلئے مجھے بار بار کہیں، اور یاد دلائیں۔ دیکھیں! مایوس ہونے کی قطعاً ضرورت نہیں۔
- ذرا اندازہ لگائیں کہ اگر ایک اچھی بات آپ مجھے روزانہ بتائیں تو سال میں کتنی باتیں ہو جائیں گی؟۔
- میرا بستہ میری عمر، ذہنی صلاحیت اور جسمانی قوت کے لحاظ سے بڑا ہے۔ آپ دیگر بچوں کے والدین اور اساتذہ نصاب بنانے والوں کو کیوں نہیں سمجھتے کہ وہ مجھ پر اور میرے جیسے لاکھوں بچوں پر رحم کریں؟ انہیں میرا بستہ چھوٹا کرنے کے فارمولے اور تدبیریں بتائیں۔ شائد ان کے دل میں میری بات اتر جائے۔

بطور قاری میں درج ذیل نکات کا اضافہ کرنا چاہتا/چاہتی ہوں

- .....
- .....
- .....

☆☆☆

JUNE.indd 16 6/25/12 5:48 PM

حفظِ قرآن کا گیارہواں انعامی مقابلہ 2012

غیرعرب مسلمانوں اور نو مسلموں کے لیے



پہلا گروپ

12 سال سے کم عمر والوں کے لیے

گروپ	مطلوبہ پارے	پہلا انعام	دوسرا انعام	تیسرا انعام
1	ایک پارہ	80	70	60
2	آدھا پارہ	70	60	50
3	13 سورتیں	60	50	40

ہر انعام کے دو حقدار ہوں گے، ایک لڑکا اور ایک لڑکی

دوسرا گروپ

نومسلموں کے لیے

گروپ	مطلوبہ پارے	پہلا انعام	دوسرا انعام	تیسرا انعام	ملاحظہ
1	ایک پارہ	110	100	90	جن کے قبول اسلام پر 5 سال سے زائد عرصہ گذر چکا ہے
2	آدھا پارہ	80	70	60	جنہیں مسلمان ہوئے 3 سے 5 سال ہو چکے ہیں
3	13 سورتیں	70	60	50	جنہیں مسلمان ہوئے 1 سے 3 سال ہو چکے ہیں
4	7 سورتیں	60	50	40	جنہیں مسلمان ہوئے 1 سال سے کم ہوئے ہیں

ہر انعام کے دو حقدار ہوں گے، ایک مرد اور ایک عورت

تیسرا گروپ

غیرعرب مسلمانوں کے لیے

گروپ	مطلوبہ پارے	پہلا انعام	دوسرا انعام	تیسرا انعام	ملاحظہ
1	5 پارے	180	170	160	
2	4 پارے	160	150	140	
3	3 پارے	140	130	120	
4	2 پارے	120	110	100	
5	1 پارہ	100	90	80	

ہر انعام کے دو حقدار ہوں گے، ایک مرد اور ایک عورت

اہداف و مقاصد:

- کتابِ الٰہی کو حفظ کرنے کے لیے نومسلموں اور مسلم کمیونٹی کے افراد کی حوصلہ افزائی
- مسلمانوں کے ایمان میں اضافہ کرنا اور اسے جلا بخشنا۔
- نومسلموں اور مسلم کمیونٹی کے افراد کی IPC سے تعلقات کو مزید مستحکم کرنا۔

JUNE.indd 17 6/25/12 5:48 PM

داخلہ کارڈ

نام : .....

شناختی کارڈ نمبر:.....

جنس : مرد.....عورت .....

قومیت : .....

عمر:.....

زبان:.....

تعلیمی لیاقت:.....

موبائل نمبر : .....

کیا آپ گذشتہ سال کے مسابقہ میں شریک ہوے تھے:

ہاں..... نہیں.....

کس میں شریک تھے؟

گروپ..... پارہ/سورۃ.....

کس میں حصہ لینا چاہتے ہیں؟

گروپ..... پارہ/سورۃ.....

18 سال سے کم عمر والوں کے لیے

نام سرپرست:.....

موبائل نمبر.....

نام امیدوار .....

جنس :مرد.....عورت .....

عمر:.....

دستخط:.....

تفصیل کے لیے رابطہ کریں

برائے حضرات:

عبدالمصور محمد علی:

22444117, Extn.208

Mob. 97266683

اعجاز الدین عمری:

22444117, Extn.160,

Mob. 66358123

برائے خواتین :

شعبۂ خواتین روضہ شاخ:

22511305 ۔22511301

(اتوار سے جمعرات تک)

شروط وضوابط

- یہ مقابلہ نومسلموں اور غیر عرب مسلمانوں کے لیے خاص ہے۔
- یہ مقابلہ مرد وخواتین دونوں کے لیے ہے اور دونوں کے انعامات بھی الگ الگ ہیں۔
- نام درج کرانے کے لیے شناختی کارڈ پیش کرنا ضروری ہے۔
- نومسلموں کے لیے قبول اسلام کا سرٹیفکٹ پیش کرنا ضروری ہے۔
- گذشتہ مسابقہ میں جن لوگوں نے جس گروپ میں پہلی، دوسری یا تیسری پوزیشن حاصل کی ہیں وہ اسی گروپ میں یا اس سے نیچے کے گروپ میں حصہ نہیں لے سکتے، بلکہ ان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس سے اوپر والے گروپ میں حصہ لیں۔
- نومسلم بھائیوں کے لیے ان کے قبول اسلام کی مدت کے تناسب سے جن گروپ کی تعیین کی گئی ہے، وہ اپنے متعین گروپ سے اوپر والے گروپ میں حصہ لینا چاہیں تو لے سکتے ہیں۔
- نام درج کرانے کی آخری تاریخ 10/7/2012ء ہوگی۔
- امتحان کے ایام 30 جولائی سے 2 اگست 2012 ہوں گے۔ اور بذریعہ SMS اس کی پیشگی اطلاع دے دی جائے گی۔
- تقسیم انعامات کی یک تقریب رکھی جائے گی جس کی تاریخ کا تعین بعد میں کیا جائے گا۔

اہم ملاحظہ:

(1) جب تک مکمل بیانات پر نہ کیے جائیں فارم قابل اعتبار نہیں ہوگا۔

(2) فارم کے ساتھ شناختی کارڈ کا زیراکس پیش کرنا ضروری ہے۔

(3) نومسلموں کو فارم کے ساتھ قبول اسلام کا سرٹیفکٹ پیش کرنا ضروری ہے۔

(4) مقابلے میں شرکت کے لیے 25/6/2012 سے 15/7/2012 تک منعقدہ پرلمنری (Preliminary) امتحانات میں شرکت ضروری ہے۔

(5) جن شرکاء نے پرلمنری (Preliminary) امتحانات میں شرکت نہیں کی انہیں مقابلے میں شرکت کی اجازت نہیں ہوگی۔

(6) مردوں کے لیے سنانے کے ایام 30/7/2012 سے 2/8/2012 تک (چار دن) مسجد کبیر کے فارس ہال میں ہوں گے:

☆ شام:2:30 سے 4:30 تک ☆ رات:8:45 سے 10:45 تک

(7) خواتین کے لیے سنانے کے ایام: شعبہ خواتین، روضہ برانچ میں بعد نماز تراویح:

☆1۔2 اگست 2012: نومسلم خواتین کے لیے ☆3۔4 اگست 2012: عام بچیوں اور خواتین کے لیے

نام درج کرانے کے مقامات:

- ipc مرکزی دفتر (برائے حضرات)
- ipc جہرا برانچ (برائے حضرات وخواتین)
- ipc احمدی برانچ (برائے حضرات وخواتین)
- ipc حیطان آفس (برائے حضرات وخواتین)
- ipc روضہ برانچ (برائے خواتین)
- ipc صباحیہ آفس (برائے حضرات وخواتین)
- ipc وفرہ برانچ (برائے حضرات)
- ipc مغرہ برانچ (برائے حضرات)
- ipc سالمیہ برانچ (برائے خواتین)
- KPCC فروانیہ (برائے فلپینی مرد وخواتین)

سنانے کے مقامات:

- ipc مرکزی دفتر مسجد کبیر (برائے حضرات)
- ipc روضہ ''شعبۂ خواتین'' (برائے خواتین)



'میں آپ لوگوں کا خادم ہوں

ریاض: تخت نشینی کے 7 برس مکمل ہونے پر سعودی عرب کے خادم الحرمین شاہ عبداللہ نے اپنے محل میں مقامی مسلم دانشوروں اور سرکردہ شخصیات پر مشتمل معزز سامعین کو خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا کہ وہ عوام کے خادم ہیں۔ شاہ نے اپنے خطاب کے دوران کہا کہ میرے بھائیو! میں آپ لوگوں میں سے ایک ہوں، میں آپ کا خادم ہوں، میں چھوٹوں اور بڑوں سب کا خادم ہوں، میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ میرے مذہب اور قوم کی خدمت کے لئے میری مدد کرے، یہ میرے لئے سب سے اہم چیز ہے۔

سعودی ولی عہد شہزادہ نائف کا انتقال

ریاض: سعودی ولی عہد نائف بن عبدالعزیز السعود کا 16 جون 2012 کو جینوا میں انتقال ہوگیا، 78 سالہ شہزادہ نائف کو پچھلے سال انکے بھائی شہزادہ ولی عہد سلطان کے انتقال کے بعد ولی عہد بنایا گیا تھا، وہ سعودی عرب کے وزارت خارجہ کے سربراہ بھی تھے۔ جب وہ محض 20 سال کے تھے تو انہیں ریاض کا گورنر مقرر کیا گیا اور وزارت داخلہ میں قدم رکھنے سے پہلے وہ مختصر عرصے کے لیے اس عہدے پر فائز رہے۔

ملیشیا میں مانجی کی کتاب پر پابندی

کوالالمپور: پاکستانی نژاد کنیڈیائی مصنفہ ارشاد مانجی کی کتاب (اللہ، آزادی اور محبت) کے مالے زبان میں ترجمہ پر پابندی عائد کرنے پر وہاں کے مفتیان کرام نے مطالبہ کیا ہے۔ مصنفہ کی ویب سائٹ کے مطابق ان کی کتاب سات ابواب پر مشتمل ہے جن میں بتایا گیا ہے کہ دنیا میں عقیدے اور آزادی کے درمیان مفاہمت پیدا کرتے ہوئے انسان کو کس طرح ایک عالمی شہری بنایا جاسکتا ہے۔ مانجی نے اعتراف کیا ہے کہ وہ ایک ہم جنس پرست ہے اور خواتین کی ہم جنسی، مردوں کی ہم جنسی، دوجنسی اور کثیر جنسی طرز زندگی کی حامی ہیں۔

'شیطانی کلمات' ملاؤں کے لئے نہیں لکھا

لندن: شیطانی کلمات کے مصنف سلمان رشدی کو ہلاک کردینے کے لیے فتوی جاری کرنے کے بیس سالوں بعد وہ صرف ایک بات کہہ رہا ہے کہ یہ کتاب ''میں نے ملاؤں کے لئے نہیں لکھا ہے''۔ ہندوستانی نژاد متنازعہ مصنف جو 1988ء میں متذکرہ کتاب لکھنے کے بعد برسہابرس سے روپوشی کی زندگی گزار رہا ہے۔ اس نے ویلس میں ایک فیسٹول کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے کہا: کتابیں ان کے لیے ہوتی ہیں جو اسے پسند کرتے ہیں۔ فتوی کے بارے میں اظہار تمسخر کرتے ہوئے اس نے کہا کہ اس نے اسے ملاؤں کے لئے نہیں لکھا ہے۔

پاکستانی خطاط پہلے انعام کا حقدار

مکہ مکرمہ: مکہ مکرمہ میں عربی فن خطاطی کے بین الاقوامی مقابلے میں پاکستانی خطاط محمد اصغر علی نے پہلا انعام حاصل کر کے اپنے ملک کا نام روشن کیا۔ جب کہ دوسرا سعودی عرب کے یوسف عبدالقادر محمد اور تیسرا انعام تیونس کے عمر بن علی نے حاصل کئے۔ مکہ مکرمہ میں عرب فن خطاطی کا یہ پہلا مقابلہ ہوا جس میں دنیا بھر سے 250 سے زائد خطاطوں نے اپنے فن پارے مقابلے کے لئے ارسال کئے۔ پہلا انعام حاصل کرنے والے کو 30 ہزار ریال دوسرے کو 25 اور تیسرے کو 20 ہزار ریال ملے۔ مقابلے کے مہمان خصوصی وزیر برائے ثقافت عبدالعزیز بن محی الدین خوجہ تھے۔

امریکہ میں چوری لیپ ٹاپ متعارف

نیویارک: امریکہ میں ایک ایسا چوری پروف لیپ ٹاپ متعارف کرایا گیا ہے، جو خود بتائے گا کہ چور کون ہے؟ مشین گن پولیس کے مطابق چوری شدہ لیپ ٹاپ اب چور کی تصاویر لے کر سیکورٹی ویب سائیٹ کو بھیج دے گا، جس سے چور آسانی پکڑا جاسکتا ہے۔ کمپیوٹر کے مالک Chaddelogan کا کہنا ہے کہ لیپ ٹاپ میں سیفٹی سافٹ ویئر اسٹال کیا گیا ہے۔

2012ء شاہ فیصل انعام کا اعلان

ریاض: 2012ء کا سعودی عرب کے سلیمان بن عبدالعزیز الراجحی کو اسلام کے لئے نمایاں خدمات انجام دینے پر بین الاقوامی شاہ فیصل انعام کا مستحق قرار دیا گیا۔

ایک یہودی لڑکی مشرف بہ اسلام

اسرائیل: اسرائیل میں ایک یہودی لڑکی نے اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا ہے، جس نے اسرائیلی میڈیا میں تہلکہ مچادیا، بالآخر روزنامہ ویدیت اہرونوت نے اپنے علاقائی ایڈیشن میں پہلے صفحہ پر اس کی تصویر شائع کی۔ روزنامہ نے لڑکی کا نام ذکر کیے بغیر صراحت کی کہ وہ اسلام قبول کرنے کے بعد خود کو پرسکون اور آرام دہ محسوس کررہی ہے۔ بیس سالہ یہودی لڑکی جافا شہر میں ایک مسلم خاندان کے ساتھ رہتی ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ: ''اسلام بہت ہی بہتر مذہب ہے''

ایک امریکی حلقہ بگوش اسلام

امریکہ: امریکہ، نیویارک اور اوہائیو کی بڑی یونیورسٹیوں کے پروفیسرز اور طلبہ کے سامنے مفتی مصر ڈاکٹر علی

محمد خالد اعظمی (کویت)

جمعہ نے تین مختلف مجلسوں میں خطاب کیا جس میں انہوں نے مصر کی موجودہ صورتحال پر گفتگو کرتے ہوئے زور دیا کہ چند ہی دنوں میں مصر اپنا سیاسی اثر ورسوخ دوبارہ بحال کرلے گا اور مصر میں تبدیلی کا یہ عمل دنیا کے لیے خوش آئند ثابت ہوگا۔ ہوسٹن کے ایک اسلامی سینٹر میں ڈاکٹر علی جمعہ کے ایک لیکچر میں غیر مسلموں کی ایک اچھی خاصی تعداد نے شرکت کی تھی، جہاں اچانک ایک غیر مسلم طالب علم نے ہاتھ اٹھا کر اپنے قبول اسلام کا اعلان کیا جسے ڈاکٹر موصوف نے کلمہ پڑھایا۔

سویڈن میں ''محمد'' نام سب سے زیادہ

سویڈن: سویڈن میں لوگ اپنے بچوں کا نام ''محمد'' سب سے زیادہ رکھتے ہیں، اسی طرح نومسلموں کی ایک خاصی تعداد نے خود کو ''محمد'' نام سے موسوم کیا ہے۔ سویڈش اعداد وشمار کے مطابق سویڈن میں 35 ہزار 434 لوگوں کا نام ''محمد'' ہے۔ اس کے علاوہ 3363 لوگ خاندانی لقب ''محمد'' سے پہچانے جاتے ہیں۔

محمد ﷺ دنیا کے سب سے عظیم قائد

کویت: کویت میں بریطانیہ کے عالمی پروفیسر نے اپنے خطاب میں محمد ﷺ کو دنیا کے سارے رہنماؤں میں سب سے عظیم قائد قرار دیا۔ بین الاقوامی اسلامی چیریٹیبل آرگنائزیشن جنوب سرہ کے وسیع ہال میں بریطانیہ کے عالمی پروفیسر ڈاکٹر جان آڈیر نے ''محمد ﷺ کی قیادت'' کے موضوع پر لیکچر دیتے ہوئے فرمایا ''محمد کی شخصیت میں قیادت کے جملہ اوصاف جمع تھے، ان کی قیادت کی کامیابی میں 'تواضع اور انکساری' نے سب سے نمایاں کردار ادا کیا۔ آپ کے علاوہ دنیا میں اب تک جتنے قائدین گذرے ہیں ان کے اندر بعض نمایاں خوبیاں پائی گئیں اور بس، محمد ﷺ نے زبردست بحران میں زبردست عوام کے بیچ عظیم قائد ہونے کا شرف حاصل کیا۔''

کویت الکٹرونک مسابقہ 2012 میں IPC کے تین ویب سائٹس انعام کے حقدار

کویت: کویت فاؤنڈیشن برائے سائنسی ترقی کے زیر اہتمام منعقدہ کویت الکٹرونک مسابقہ 2012 میں IPC کے تین ویب سائٹس نے پہلی دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کی IPC الکٹرونک کمیٹی کے سرپرست ڈاکٹر عبداللہ محمد الجیل نے ایک پریس ریلیز میں فرمایا کہ کویت فاؤنڈیشن برائے سائنسی ترقی کے زیر اہتمام منعقدہ الکٹرونک مسابقہ 2012 میں 24 ویب سائٹس انعام کے حقدار ٹھہرے جن میں IPC کے ویب سائٹس نے درجہ بندی میں پہلی دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کی۔ www.IPC.org.kw نے پہلی پوزیشن حاصل کی جبکہ www.DawahSkills.com کے 'دعاۃ ٹریننگ منصوبہ' نے دوسری اور 'پروگرام برائے تعلیم صلاۃ' نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔

JUNE.indd 19 6/25/12 5:49 PM

رپورٹ: محمد خالد اعظمی (کویت)

اولاد کی دینی تربیت عصر حاضر کی اہم ضرورت ہے

انڈین مسلم ایسوسی ایشن (IMA) کی جانب سے منعقدہ پروگرام میں مقررین کا اظہار خیال



کویت: انڈین مسلم ایسوسی ایشن (IMA) نے جمعیۃ الاصلاح الاجتماعی کے مرکزی ہال میں ایک عظیم الشان پروگرام منعقد کیا جس کا مرکزی موضوع ﴿قوا أنفسكم وأهليكم نارا﴾ تھا۔ برادر نثار نے ''دین کا قیام اپنے گھر میں'' جیسے اہم موضوع پر قرآن وسنت کی روشنی میں بتایا کہ ہم اپنے گھر میں دین کو کیسے قائم کریں، انہوں نے حدیث کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان انصاف کرو، ایک دوسری حدیث میں کہا کہ کسی باپ نے اپنی اولاد کو حسن ادب سے بہتر کوئی تحفہ نہیں دیا، یعنی باپ اپنی اولاد کو بہتر سے بہتر عطیہ دے سکیں، یہ ایک فطری بات ہے لیکن اولاد کے حق میں جو سب سے بہتر چیز ہو سکتی ہے وہ اس کی صحیح دینی تربیت ہے جس کی طرف بالعموم لوگ توجہ نہیں دیتے، برادر نثار نے یہ بھی بتایا کہ اپنی بچیوں کو کم تر سمجھنا اور بیٹوں کو برتر سمجھنا نادانی ہے، افسوس کا مقام یہ ہے کہ آج ہمارا سماج بچیوں پر بچوں کو ترجیح دیتا ہے، اور بچیوں کی پیدائش کو اچھوت سمجھنے لگا ہے۔



مولانا صفات عالم مدنی صاحب نے ''اولاد ہماری امانت'' جیسے اہم موضوع پر سیر حاصل گفتگو کی اور قرآن وحدیث کی روشنی میں اولاد ہماری امانت ہیں کا حق ادا کر دیا، انہوں نے کہا کہ اولاد کی اچھی تربیت کرنا اور انہیں اسلام کے قریب کرنا ہمارا دینی فریضہ ہے، آج معاشرے میں شہوات اور شبہات کی جو آندھیاں چل رہی ہیں ایسی صورتحال میں بچوں کے تئیں ہماری ذمہ داریاں مزید بڑھ جاتی ہیں۔

پروگرام کے اخیر میں مولانا صفات عالم مدنی نے سوالات وجوابات کی نشست کو بحسن وخوبی نبھایا، اس میں سامعین نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ مہمان خصوصی ڈاکٹر عبدالرحمن الشطی ڈائرکٹر کمیونٹی سنٹر جمعیۃ الاصلاح الاجتماعی نے حالات حاضرہ پر سیر حاصل گفتگو کی۔ مولانا صفات عالم مدنی کی دعا پر پروگرام کا اختتام ہوا۔ شرکاء کے لیے انڈین مسلم ایسوسی ایشن کی طرف سے عشائیہ کا انتظام تھا۔ پروگرام کی کاروائی جناب خورشید عالم نے چلائی، جب کہ تلاوت قرآن کا شرف حافظ عبدالرحمٰن کو حاصل ہوا۔

انجینئر سید غلام اکبر رحلت فرما گئے



جماعت اسلامی ہند کی معروف شخصیت جناب سید غلام اکبر کا انتقال 77 سال کی عمر میں 29 اپریل 2012ء کو حیدرآباد میں ہوگیا۔ ان کی پیدائش 16 مارچ 1935ء ہوئی، عثمانیہ یونیورسٹی سے میکینیکل اور الیکٹریکل میں ڈگری حاصل کی، اعلی تعلیم ماسکو یونیورسٹی سویت یونین سے حاصل کی۔ ملک میں کئی اداروں میں انجینئرنگ کی خدمات انجام دینے کے بعد 1984ء میں سعودی عرب کا سفر کیا اور دسمبر 1997ء تک وہاں کی وزارت داخلہ میں اپنی انجینئرنگ کی خدمات انجام دیں۔ سعودی عرب سے واپسی پر جنوری 1998ء تا 2011ء مرکز جماعت اسلامی ہند دہلی میں سکریٹری مالیات کے طور پر خدمات انجام دیتے رہے۔ اور مرکزی شوری کے رکن بھی رہ چکے ہیں۔ مرحوم انجینئر سید غلام اکبر سے میری باضابطہ ملاقات کویت میں ہوئی، ویسے ان کے متعلق کافی دنوں سے سنتا تھا، جب وہ کویت تشریف لائے تو انہیں قریب سے دیکھا، ادھر چند سالوں سے قربت کافی ہوگئی تھی جس کی وجہ سے ملاقاتیں بھی کافی ہوتی تھیں، وہ کویت جب بھی آتے تو ان کا اصرار ہوتا کہ چل کر بعض عرب احباب سے ملاقاتیں کرلی جائیں، مرحوم کویت کے رفاہی کاموں اور مخیّر حضرات سے کافی متاثر تھے۔ آخری مرتبہ جب وہ کویت تشریف لائے تو جمعیۃ بشائر الخیر کے صدر شیخ عبدالحمید جاسم البلالی سے ملنے بھی آئے، اس وقت وہ بیمار تھے جس وجہ سے کافی ضعیف ہوگئے تھے اس کے باوجود سیڑھیوں کے ذریعہ فرسٹ فلور پر چڑھے، ان کی حالت دیکھ کر مجھ سے شیخ عبدالحمید البلالی نے کہا کہ میری طرف سے امیر جماعت اسلامی ہند کو کہہ دینا کہ شیخ سید غلام اکبر کافی کمزور ہو چکے ہیں، انھیں آرام کرنے دینا چاہئے۔ جب میں مئی کے ابتدائی دنوں میں دہلی میں تھا کہ بعد نماز عشاء ایک عزیز کا فون آیا: سید غلام اکبر صاحب کا انتقال ہوگیا، اناللہ وانا الیہ راجعون، مرکز میں تعزیتی اجتماع تھا، شرکت کی، لوگوں کے خیالات سننے کا موقع ملا۔

مرحوم 1966ء سے جماعت اسلامی سے منسلک ہوئے لیکن 1991ء میں رکن بنے۔ وہ نہایت خوش اخلاق، خوش مزاج، بذلہ سنج اور زندہ دل آدمی تھے، دوسروں کے دکھ درد میں کام آنے کا جذبہ بدرجہ اتم موجود تھا، ہر حال میں خوش رہنا ان کا وطیرہ تھا۔ دوسروں پر خرچ کر کے خوش ہونا ان کی طبیعت تھی۔ اچھی خاصی آمدنی کے باجود انہوں نے اپنا ذاتی مکان نہیں بنایا، ہمیشہ کرائے کے مکان میں ہی زندگی بسر کی۔ مرحوم روس میں اپنے تعلیمی سفر کے دوران روسی زبان بھی اچھی خاصی سیکھ لی تھی جس کی وجہ سے کولکاتہ کی ایک کمپنی نے انہیں روسی زبان جاننے کی وجہ سے اپنے یہاں ملازمت دی۔ ملازمت کے دوران ایک موقع ایسا آیا جب کمپنی نے انہیں اپنے دام فریب میں گرفتار کرنے کے لیے عمدہ قسم کی شراب سے بھری فریج پیش کی اور کہا کہ اب آپ ہمارے ساتھ ہمیشہ وابستہ رہیں گے، دوسرے دن صبح ہی انہوں نے اپنا استعفی پیش کر دیا اور واپس آ گئے۔ مرحوم کے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ تین صاحبزادیاں اور دو صاحبزادے ہیں۔

JUNE.indd 20 6/25/12 5:49 PM



سکھوں کے لیے دعوتی اور تفریحی پروگرام

IPC مرکزی برانچ کے شعبہ دعوت کے زیر اہتمام اس ماہ کویت کے چڑیا گھر میں دعوتی اور تفریحی پروگرام منعقد کیا گیا جس میں تقریباً 30 غیر مسلموں نے شرکت کی، جن کا تعلق سکھ دھرم سے تھا الحمدللہ پروگرام بہت ہی کامیاب رہا۔ پنجابی زبان کے داعی جناب مولانا اسلام الدین ریاضی صاحب نے پروگرام ترتیب دیا تھا، آپ نے سب سے پہلے غیر مسلموں کا خیر مقدم کیا اور انہیں چڑیا گھر میں مختلف حیوانات کا مشاہدہ کرایا اور ان میں سے بعض کے اندر اللہ کے وجود کی واضح نشانیاں بتائیں۔

اس کے بعد باضابطہ دعوتی پروگرام کا آغاز ہوا جس کے پہلے سیکشن میں ''اسلام اور سکھ دھرم کا تقابلی جائزہ'' کے موضوع پر لکچر دیتے ہوئے مولانا ریاضی صاحب نے اسلام اور سکھ دھرم کا تعارف کرایا اور دونوں مذاہب کے مابین مشترکہ امور کی وضاحت کی اور بتایا کہ گرونانک جی نے واقعی ہندو دھرم کی اصلاح کا کام کیا تھا لیکن برصغیر میں اسلام کی بگڑی ہوئی شکل کے سامنے اسلام کے تئیں نرم گوشہ رکھنے کے باوجود اسلام کی دولت سے محروم رہے اور ایک نئے دھرم کی بنیاد ڈالی، اس کے بعد انہوں نے اسلام کے چند محاسن پر روشنی ڈالی، پروگرام کے دوسرے سیشن میں لوگوں کے سوالات کے تشفی بخش جوابات دیئے گئے، جس سے شرکاء کو اطمینان حاصل ہوا، انہوں نے پروگرام کی ستائش کی، یہاں تک کہ ایک سکھ گرو نے وسعت قلبی کا مظاہرہ کرتے ہوئے سب کے سامنے اسلام کے تئیں اپنے خیالات کا اظہار بھی فرمایا۔ عشائیہ پر پروگرام کا اختتام ہوا۔



عمرہ زائرین کے لیے منعقدہ پروگرام

گزشتہ دنوں IPC کے تعاون سے عمرہ پر جانے والے بھائیوں کیلئے اسلامک ایجوکیشن کمیٹی کویت کے زیر اہتمام مسجد فہد سند العجمی فحاحیل میں ایک پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ آغاز میں اسٹیج سیکرٹری جناب شہاب عالم سوری نے IPC شاخ فحاحیل کے رئیس شعبہ دعوت شیخ امین ابومحمود کو خطاب کی دعوت دی۔ انہوں نے عمرہ پر جانے والے حضرات کو مبارک باد دی اور کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے: (اگر آدمی کبائر سے بچے تو) اللہ تعالیٰ ایک عمرہ سے دوسرے عمرہ تک کے گناہ معاف فرمادیتا ہے۔ اللہ اسے گناہوں سے پاک صاف نئی زندگی عطا فرماتا ہے۔ انہوں نے حاضرین کو توجہ دلاتے ہوئے کہا کہ جب آپ مکہ مکرمہ جائیں تو مناسک عمرہ کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ نبی ﷺ اور اصحاب رسول ﷺ کی دین کے فروغ کے لیے پیش کی گئی قربانیوں کو یاد کریں اور خود بھی دین کی دعوت کو زندگی کا نصب العین بنائیں کیونکہ جس امتِ وسط کے ساتھ ہمارا تعلق ہے اس کا مقصدِ وجود ہی یہی ہے۔



اس کے بعد اسلامک ایجوکیشن کمیٹی کی طرف سے مولانا محمد کمال نے عمرہ اور اس کے مسائل پر سیر حاصل گفتگو فرمائی اور لوگوں کے سوالات کے جوابات بھی دیئے۔ انہوں نے کہا کہ آپ سب اللہ کے مہمان بن کر اس کے گھر جارہے ہیں، اس لیے کوشش کریں کہ دورانِ سفر آپ کے ہاتھ سے اور زبان سے لوگ محفوظ رہیں۔ سفر کی طوالت انسان کو تھکا دیتی ہے۔ انسان چڑچڑا ہوجاتا ہے۔ اپنا رویہ نرم رکھیں۔ خدمت کروانے کی بجائے دوسروں کی خدمت کو اپنا شعار بنائیں اور اجر وثواب کمائیں۔

آخر میں اسلامک ایجوکیشن کمیٹی کویت کے صدر جناب اخلاق احمد نے اپنے صدارتی خطاب میں فرمایا کہ آپ یقیناً خوش نصیب ہیں کہ آپ کو اللہ نے اپنے گھر بلایا ہے ورنہ کتنے لوگ یہاں سالوں سے مقیم ہیں مگر انہیں اللہ کے گھر کی زیارت کی توفیق نہ مل سکی۔ یہ شوق کا سفر ہے اور اس کا زادِ راہ تقویٰ ہے۔ اپنے دل کو تقویٰ کی کیفیت سے کبھی خالی نہ ہونے دیں۔ اللہ کی رحمتوں اور فضل کو اپنے دامن میں بھر کر لوٹیں۔ اس طرح اطہر علی خان صاحب کی دعا پر یہ پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔ (رپورٹ: قاری عبدالرحمٰن)

ریڈیو کویت اردو سروس کا ثقافتی اور حفظ قرآن کوئز پروگرام



ماہ گذشتہ کے اواخر میں ریڈیو کویت اردو سروس کے زیر اہتمام جمعیۃ الاصلاح الاجتماعی میں پاکستانی اور ہندوستانی اسکول کے بچوں اور بچیوں کے لیے ثقافتی اور حفظ قرآن کا مسابقہ منعقد کیا گیا جس میں کثیر تعداد میں بچوں سمیت ان کے سرپرستوں اور اسکول کے اساتذہ نے شرکت کی، کامیاب ہونے والے بچوں اور بچیوں کو سرٹیفکٹ سے بھی نوازا گیا اور رمضان کی نشریات کے لیے ان کی آوازوں کی ریکارڈنگ کی گئی۔ پروگرام کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا، پہلے حصہ میں کوئز پروگرام ہوا، جس میں ریڈیو کویت اردو سروس کے اناؤنسر عبداللہ عباسی، رضیہ اشرف، اور انجم فاطمہ نے حکم کی ذمہ داری نبھائی، اور کامیاب ہونے والی پانچ بچیوں کو اردو، ٹگالو (فلپینی) اور انگریزی سروس کے سپروائزر جناب ابوبکر پایولی صاحب کے ہاتھوں اعزازی سرٹیفکٹ سے نوازا گیا۔ پروگرام کے دوسرے حصہ میں حفظ قرآن کا مسابقہ ہوا جس میں مولانا صفات عالم تیمی اور اسلامک ایجوکیشن کمیٹی کے قاری عبدالرحمٰن صاحب نے حکم کی ذمہ داری نبھائی جس میں اور کامیاب ہونے والے پانچ بچوں کو انعامات سے نوازا گیا۔

JUNE.indd 21 6/25/12 5:49 PM

ذرا سوچئے.....!

ذرا سوچیے.....! ہم کون ہیں.....؟ ہماری اصل پہچان کیا ہے.....؟ دنیا میں ہمیں پیدا کر کے بھیجنے کا اصل مقصد کیا ہے.....؟ ان سوالوں کا جواب آپ خود سے بھی کر سکتے ہیں اور کسی ذی عزت اور جاننے والے انسان سے بھی پوچھ سکتے ہیں۔ اگر آپ صحیح سوچ رکھتے ہیں تو ان کا جواب ضرور معلوم کیجئے۔ کیوں کہ ہمیں ان سوالوں کا جواب معلوم ہونا چاہیے۔ ورنہ اگر ہمیں یہ معلوم نہ ہو کہ ہم کون ہیں؟ ہماری اصل پہچان کیا ہے؟ دنیا میں ہم کس لیے پیدا کئے گئے ہیں؟ تو ایک جانور سے زیادہ ہماری حیثیت نہیں رہے گی۔ تو ذرا سوچیے یا معلوم کیجئے؟



پہلا سوال: ہم کون ہیں؟.....

دوسرا سوال: ہماری اصل پہچان کیا ہے؟.....

تیسرا سوال: دنیا میں ہم کس لیے پیدا کئے گئے ہیں؟.....

ان سوالوں کا جواب اگر صحیح معنوں میں معلوم ہو جائے تو یقین ہے کہ انسان صحیح راہ کی طرف گامزن ہو جائے گا۔ یہی وہ تین سوال ہیں جن کا جواب معلوم نہ ہونے کی وجہ سے ہم اس وقت ہر جگہ ذلیل و خوار دکھائی دے رہے ہیں۔ جو انسان اپنی پہچان نہ رکھتا ہو، اسے یہ معلوم نہ ہو کہ وہ کیا ہے، اس دنیا میں اس کے بھیجے جانے کا اصل مقصد کیا ہے.....؟ وہ بظاہر انسان تو ہے لیکن اصل معنوں میں انسان کہلانے کے لائق نہیں۔ کیوں.....؟

ذرا غور کیجئے .....ان سوالوں کا جواب ایک انسان کے لیے کتنا ضروری ہے.....؟ جس قدر جو چیز ضروری ہوتی ہے اس کے لیے انسان اُسی قدر کوشش اور جدوجہد کرتا ہے۔ تو ہمیں انسان ہونے کے ساتھ ساتھ مسلمان ہونے کے ناطے کس قدر ان سوالوں کا جواب معلوم ہونا چاہیے۔

اٹھئے اگر معلوم نہیں ہے تو کسی ذی علم اور ذی عزت شخص سے معلوم کیجئے، تاکہ اس دنیا کے ساتھ ساتھ ہماری اُخروی زندگی کامیاب و کامران ہو جائے۔

اللہ کے دربار میں ذی عزت کون ہے.....؟ وہ جو زیادہ سے زیادہ اللہ کا خوف رکھتا ہو۔ اللہ کی ہدایات پر عمل پیرا ہو، جو دین کی اشاعت و تبلیغ میں موجود و جہد رہتا ہو۔ ان صفات سے مزین شخص کے پاس جائیے اور ان سوالوں کا جواب معلوم کیجئے۔ اُٹھئے آج ہی اٹھئے۔

(ابراہیم جمال بٹ)